قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

منگل 13/ دسمبر 2022ء | 18/ جمادی الاول 1444 ہجری قمری | 13/ فتح 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:273

فرمانِ رسولؐ

نجات فضل سے ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پہ اپنے اصحاب سے فرمایا ایک دوسرے کے قریب ہوجاؤ اور سیدھے ہوجاؤ اور جان لو کہ تم میں کوئی بھی ہرگز اپنے عمل سے نجات نہیں پائے گا۔عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ بھی اپنے بہترین اعمال کے ذریعہ سے نجات نہیں پائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا مجھے بھی محض عملوں سے نجات نہیں ملے گی إِلَّآ أَنۡ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ بِرَحۡمَۃٍ مِّنۡہُ وَفَضۡلٍ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت اور فضل کی چادر میں ڈھانپ لے۔

(صحیح مسلم کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار باب لن یدخل الجنۃ بعملہ بل برحمۃ وفضل)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

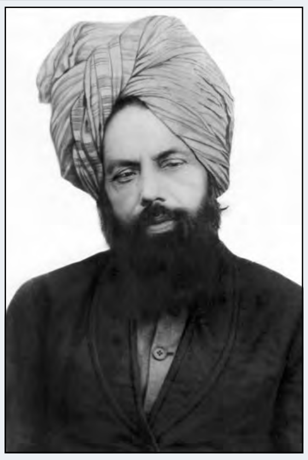

خدا تعالیٰ نے تبلیغ کے سارے سامان جمع کر دیئے ہیں

مسیح کی قسمت میں بہت سے اجتماع رکھے ہیں۔ کسوف وخسوف کا اجتماع ہوا۔ یہ بھی میرا ہی نشان تھا اور وَاِذَاالنُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ (التکویر:8) بھی میرے ہی لئے ہیں اور وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ (الجمعہ:4) بھی ایک جمع ہی ہے کیونکہ اوّل اور آخر کو ملایا گیا ہے اور یہ عظیم الشان جمع ہے جو رسول اللہ ﷺ کے برکات اور فیوض کی زندگی پر دلیل اور گواہ ہے اور پھر یہ بھی جمع ہے کہ خدا تعالیٰ نے تبلیغ کے سارے سامان جمع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ مطبع کے سامان، کاغذ کی کثرت، ڈاکخانوں، تار، ریل اور دُخانی جہازوں کے ذریعہ کُل دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے اور پھر نِت نئی ایجادیں اس جمع کو اَور بھی بڑھا رہی ہیں۔ کیونکہ اسبابِ تبلیغ جمع ہو رہے ہیں۔ اب فونوگراف سے بھی تبلیغ کا کام لے سکتے ہیں اور اس سے بہت عجیب کام نکلتا ہے۔ اخباروں اور رسالوں کا اجراء، غرض اس قدر سامان تبلیغ کے جمع ہوئے ہیں کہ اس کی نظیر کسی پہلے زمانہ میں ہم کو نہیں ملتی۔

(ملفوظات، جلد سوم صفحہ 69 ایڈیشن 1984ء)

اخبار الفضل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کی عملی تعبیر

1885ء میں حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی سفر حج پر جانے لگے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو درج ذیل دعا لکھ کر دی اور ہدایت فرمائی کہ وہ یہ دعا خاص طور پر خانہ کعبہ اور میدان عرفات میں کریں۔

’’اے ارحم الراحمین! جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجّت اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جو اب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 265)

ارشاد باری تعالیٰ

قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۷۴﴾ۚۙ یَّخۡتَصُّ بِرَحۡمَتِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۷۵﴾

(آل عمران:74-75)

ترجمہ: تُو کہہ دے یقیناً فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ اسے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بہت وسعت بخشنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ وہ اپنی رحمت کے لئے جس کو چاہے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

فرمان خلیفۂ وقت

میری بھی دعا ہے کہ الفضل ہمیشہ ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کرتا چلا جائے

روزنامہ الفضل لندن کے آن لائن ایڈیشن کے اجراء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو محبت بھرا پیغام ارسال فرمایا اُس کا ایک حصہ قارئین کے لئے پیش ہے۔

’’احباب جماعت الفضل کے نام سے خوب مانوس ہیں اور سب کو اس سے محبت ہے۔ الفضل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ (خلیفۃ المسیح الثانی، المصلح الموعود) نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں قادیان سے جاری فرمایا تھا۔ اس کا آغاز بڑی قربانیوں سے ہوا۔ کافی عرصہ تک حضرت مصلح موعودؓ اسے اپنے ذاتی خرچ سے شائع فرماتے رہے۔ اس کے اجراء کے وقت حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے ایک زمین پیش فرمائی اور میری والدہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ نے دو زیور پیش کئے۔ **پس قارئین الفضل حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پیاری بیٹی اور میری والدہ کو بھی الفضل پڑھتے وقت دعاؤں میں یاد رکھیں۔**

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس کے پہلے پرچہ میں اخبار کے مقاصد تحریر فرماتے ہوئے یہ دعائیہ فقرے بھی تحریر فرمائے کہ

’’اے میرے مولا ......لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔ اس کے سبب سے بہت سی جانوں کو ہدایت ہو۔‘‘

(الفضل 18/ جون 1913ء صفحہ 3)

میری بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ، آپ رضی اللہ عنہ کی دعائیں قبول فرمائے اور الفضل ہمیشہ ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کرتا چلا جائے اور یہ بھی خلیفہ وقت کے لئے ایک حقیقی سلطان نصیر کا کردار ادا کرنے والا بنے۔ آمین

(بحوالہ الفضل آن لائن 2/ جنوری 2020ء صفحہ 3)

اس شمارہ میں

- الفضل کے نام (منظوم)
- الفضل کی نعمت کو صدقہ و خیرات سمجھ کر لوگوں تک پھیلائیں
- الفضل آن لائن لندن کے تین سال
- حضرت مسیح موعودؑ کا مطالعہ اخبارات
- الفضل کی کہانی، الفضل کی زبانی
- میری قیمتی روحانی متاع اور دینی علوم کے خزانے الفضل کا سفر

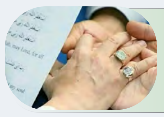

دربارِ خلافت

الفضل آن لائن کا اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’اس وقت میں ایک تو یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ روزنامہ الفضل کی ویب سائٹ انہوں نے شروع کی ہے اور اس کے بارے میں اعلان کروں گا… الفضل کے 106 سال پورے ہونے پر لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا آغاز ہو رہا ہے اور یہ اخبار روزنامہ الفضل آج سے 106 سال پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اجازت اور دعاؤں کے ساتھ 18/ جون 1913ء کو شروع فرمایا تھا۔ قیامِ پاکستان کے بعد کچھ عرصہ لاہور سے شائع ہوتا رہا۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں یہ ربوہ سے نکلنا شروع ہوا۔ اس قدیم اردو روزنامہ اخبار کا لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا مؤرخہ 13/ دسمبر 2019ء سے آغاز ہو رہا ہے۔ آج ان شاء اللہ تعالیٰ آغاز ہو جائے گا جو بذریعہ انٹرنیٹ دنیا بھر میں ہر جگہ بڑی آسانی کے ساتھ دستیاب ہو گا۔ اس کی ویب سائٹ alfazlonline.org تیار ہو چکی ہے اور پہلا شمارہ بھی اس پر دستیاب ہے۔ یہاں ہماری آئی ٹی کی جو مرکزی ٹیم ہے انہوں نے اس کے لیے بڑا کام کیا ہے۔

اس میں الفضل کی اہمیت اور افادیت کے حوالے سے بہت کچھ موجود ہے جو ارشاد باری تعالیٰ کے عنوان کے تحت قرآن کریم کی آیات بھی آیا کریں گی اور فرمان رسول ﷺ کے تحت احادیث نبویؐ بھی ہوں گی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے اقتباسات بھی ہوں گے۔ اسی طرح بعض احمدی مضمون نگاروں کے مضمون اور دوسرے جو اہم مضامین ہیں وہ بھی ہوں گے۔نظمیں بھی احمدی شعراء کی ہوں گی۔ یہ اخبار ویب سائٹ کے علاوہ ٹوئٹر پر بھی موجود ہے اور اینڈرائڈ (Android) کا ایپ (app) بھی بن گیا ہے۔ یہ کیونکہ اب روزانہ شروع ہو گیا ہے تو سوشل میڈیا کے ان ذرائع سے بھی اردو پڑھنے والے احباب کو استفادہ کرنا چاہیے اور اسی طرح مضمون نگار اور شعراء حضرات بھی اس کے لیے اپنی قلمی معاونت کریں تا کہ اچھے اور تحقیقی مضامین بھی اس میں شائع ہوں۔ اس ویب سائٹ میں روزانہ کے شمارہ کی پی ڈی ایف کی شکل میں امیج فائل بھی موجود ہو گی جس کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ ڈاؤن لوڈ بھی کیا جا سکے گا جو پرنٹ کی شکل میں پڑھنا چاہیں وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ بہرحال اس کا آج ان شاء اللہ آغاز ہو جائے گا۔ اسی طرح پیر کے روز اس میں خطبہ جمعہ کا مکمل متن جو ہے وہ شائع کیا جائے گا اور تازہ خطبے کا خلاصہ بھی بیان ہو جائے گا۔ تو ان شاء اللہ جمعے کے بعد اس کا افتتاح ہو جائے گا۔‘‘

(خطبہ جمعہ مؤرخہ 13/ دسمبر 2019ء)

مرسلہ: شیخ مجاہد احمد شاستری۔ قادیان

الفضل کے نام

خدا کی پھر عنایت ہے، سہارے الفضل کے ہیں
سبھی ملکوں میں پھیلے یہ شمارے الفضل کے ہیں

عجب مسحور کن کالم، عدو بھی اب تو کہتے ہیں
مخالف ہیں مگر عاشق تمہارے الفضل کے ہیں

ہر اک صفحے پہ اُلفت ہے، محبت ہے، عنایت ہے
ورق کتنے ہی نظروں سے گزارے الفضل کے ہیں

یہ بحر علم ہے اس کی تہوں تک کون جائے گا
زمانے نے ابھی دیکھے کنارے الفضل کے ہیں

بہت ہیرے، بہت موتی، بہت یاقوت لائے ہیں
سفینے ساحلوں پر جو اُتارے الفضل کے ہیں

چمکتے ہیں، دمکتے ہیں سبھی اپنے رسائل جو
تو گردش میں ہر اک لمحہ ستارے الفضل کے ہیں

دعا دل سے نکلتی ہے، جزائے خیر دے اُن کو!!
جو مصروف اشاعت ہیں، جو سارے الفضل کے ہیں

بہت ان تھک ادارت ہے، مسلسل اک اشاعت ہے
فراز!! اب بال و پر پھر سے سنوارے الفضل کے ہیں

اطہر حفیظ فراز

اداریہ

اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ

الفضل کی نعمت کو صدقہ و خیرات سمجھ کر لوگوں تک پھیلائیں

قرآن کریم کی سورۃ الضحیٰ آیت 12 کا ترجمہ مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں فرمایا کہ :

’’ہر ایک نعمت جو خدا سے تجھے پہنچے اس کا ذکر لوگوں کے پاس کر۔‘‘
(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 365 - 366)

آپؑ ایک موقع پر اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

’’یاد رکھو کہ انسان کو چاہیے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں دعا کا طالب رہے اور دوسرے اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ پر عمل کرے۔ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہیے اس سے خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لیے ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔ تحدیث کے یہی معنیٰ نہیں ہیں کہ انسان صرف زبان سے ذکر کرتا رہے بلکہ جسم پر بھی اس کا اثر ہونا چاہیے۔‘‘
(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 8 صفحہ 290-291 ایڈیشن 2016ء)

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں پر اظہار تشکر کی تلقین و نصیحت قرآن و احادیث میں کثرت سے ملتی ہے جس کا ذکر خاکسار اپنے متعدد آرٹیکلز میں کرتا آیا ہے۔ لیکن زیر نظر عنوان آیت کریمہ اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ میں جہاں اظہار تشکر کی نصیحت فرمائی گئی ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں، برکتوں کا ذکر زبان پر لا کر اپنے عمل سے اس کا اظہار بھی کرنا ہے جسے تحدیث نعمت کہتے یا بولتے ہیں۔

تحدیث نعمت کے ذکر سے محض اپنی بڑائی، اچھائی عیاں کرنا مقصود نہ ہو۔ ہمارے بزرگوں نے اپنے اوپر ہونے والے افضال الٰہی کا ذکر اپنی خود نوشت میں کر رکھا ہے۔ جیسے حضرت مولوی حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ نے اپنے حالات زندگی ’’مرقاۃ الیقین‘‘ میں قلم بند کروائے، حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ نے ’’حیات قدسی‘‘ اور حضرت سر چوہدری محمد ظفر اللہ خانؓ نے ’’تحدیث نعمت‘‘ میں اپنے اوپر ہونے والے فضلوں، رحمتوں، برکتوں اور نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جنہیں پڑھ کر آج بھی روح وجد میں آ جاتی ہے اور ان روح پرور ہستیوں کو اپنی جماعت کا حصہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا مزید شکر ادا کرنے کو دل کرتا ہے اور جس طرح یہ ’’صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا‘‘ کے مصداق ہوئے اور آپ تمام کی اسلام، احمدیت کی خاطر قربانیوں اور اطاعتِ رسولؐ کی اداؤں کو دیکھ کر دل عش عش کرتا ہے وہاں اس مبارک عشاق رسول کے گروہ میں اپنے آپ کو دیکھنے کے لئے دل مچلنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام بزرگوں کے درجات بلند کرتا رہے۔ آمین

آج ان جیسی مبارک ہستیوں اور جماعت کے مرحومین کو زندگی دلانے والا اخبار روزنامہ الفضل آن لائن اور بہت سے عناوین کو اپنے اندر سماتے ہوئے 13/ دسمبر 2022ء کو اپنے تین سال نہایت کامیابی کے ساتھ پورا کرتا ہوا اپنی سالگرہ منانے جا رہا ہے۔ ابھی کل ہی کی بات معلوم ہوتی ہے جب ہمارے بہت ہی پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2019ء میں ایک ملاقات کے دوران خاکسار کو ہدایت فرمائی کہ اصل نام (یعنی الفضل) سے پرچہ جاری کر دیں۔ اس سے قبل پاکستان کے حالات کے پیش نظر الفضل کے متبادل کے طور پر ’’گلدستہ علم و ادب‘‘ کے نام سے روزانہ پرچہ جاری تھا۔ چنانچہ ضروری و انتظامی امور طے پانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے مؤرخہ 13/ دسمبر 2019ء کو مسجد مبارک اسلام آباد ٹلفورڈ سرے یو کے میں خطبہ جمعہ میں اخبار الفضل کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے نماز جمعہ کے بعد اس کی ویب سائیٹ کا افتتاح فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ جمعہ میں فرمایا:

’’اس وقت میں ایک تو یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ روزنامہ الفضل کی ویب سائٹ انہوں نے شروع کی ہے اور اس کے بارے میں اعلان کروں گا......الفضل کے 106 سال پورے ہونے پر لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا آغاز ہو رہا ہے اور یہ اخبار روزنامہ الفضل آج سے 106 سال پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اجازت اور دعاؤں کے ساتھ 18/ جون 1913ء کو شروع فرمایا تھا۔ قیامِ پاکستان کے بعد کچھ عرصہ لاہور سے شائع ہوتا رہا۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں یہ ربوہ سے نکلنا شروع ہوا۔ اس قدیم اردو روزنامہ اخبار کا لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا مؤرخہ 13/ دسمبر 2019ء سے آغاز ہو رہا ہے۔ آج ان شاء اللہ تعالیٰ آغاز ہو جائے گا جو بذریعہ انٹرنیٹ دنیا بھر میں ہر جگہ بڑی آسانی کے ساتھ دستیاب ہو گا۔ اس کی ویب سائٹ alfazlonline.org تیار ہو چکی ہے اور پہلا شمارہ بھی اس پر دستیاب ہے۔ یہاں ہماری آئی ٹی کی جو مرکزی ٹیم ہے انہوں نے اس کے لیے بڑا کام کیا ہے۔

اس میں الفضل کی اہمیت اور افادیت کے حوالے سے بہت کچھ موجود ہے جو ارشاد باری تعالیٰ کے عنوان کے تحت قرآن کریم کی آیات بھی آیا کریں گی اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت احادیث نبویؐ بھی ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے اقتباسات بھی ہوں گے۔ اسی طرح بعض احمدی مضمون نگاروں کے مضمون اور دوسرے جو اہم مضامین ہیں وہ بھی ہوں گے۔ نظمیں بھی احمدی شعراء کی ہوں گی۔ یہ اخبار ویب سائٹ کے علاوہ ٹوئٹر پر بھی موجود ہے اور اینڈرائڈ (Android) کا ایپ (app) بھی بن گیا ہے۔ (اب تو سمارٹ ایپ بھی ہے) یہ کیونکہ اب روزانہ شروع ہو گیا ہے تو سوشل میڈیا کے ان ذرائع سے بھی اردو پڑھنے والے احباب کو استفادہ کرنا چاہیے اور اسی طرح مضمون نگار اور شعراء حضرات بھی اس کے لیے اپنی قلمی معاونت کریں تا کہ اچھے اور تحقیقی مضامین بھی اس میں شائع ہوں۔ اس ویب سائٹ میں روزانہ کے شمارہ کی پی ڈی ایف کی شکل میں امیج فائل بھی موجود ہو گی جس کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ ڈاؤن لوڈ بھی کیا جا سکے گا جو پرنٹ کی شکل میں پڑھنا چاہیں وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ بہر حال اس کا آج ان شاء اللہ آغاز ہو جائے گا۔ اسی طرح پیر کے روز اس میں خطبہ جمعہ کا مکمل متن جو ہے وہ شائع کیا جائے گا اور تازہ خطبے کا خلاصہ بھی بیان ہو جائے گا۔ تو ان شاء اللہ جمعے کے بعد اس کا افتتاح ہو جائے گا۔‘‘

یہ اخبار اس سے قبل قادیان، لاہور اور ربوہ میں پرنٹ ہوتا ہوا اپنی 106 بہاریں دیکھتے ہوئے چار سالوں سے حکومتی پابندیوں کا سامنا کر رہا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے پرنٹ میڈیا سے اسے آزادی دلوا کر آن لائن جاری فرمایا اور یوں پاکستان میں نام نہاد مولویوں کے ظالمانہ چنگل سے رہائی پا کر یہ پیارا اخبار آسمانی فضاؤں کے سپرد ہوا۔ 2016ء میں جب نام نہاد مولویوں کی شہ پر حکومت پنجاب نے اخبار کی اشاعت پر پابندی لگائی تو اس وقت 9300 کی تعداد میں پرنٹ ہو کر تقسیم ہوتا تھا اور پاکستان سے باہر مطالعہ کرنے والوں کی تعداد بہت کم تھی مگر ان 3 سالوں کے قلیل عرصہ میں دنیا کے کونے کونے میں 5 لاکھ سے زائد لوگ اس کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ 2016ء میں 9300 کی تعداد میں اشاعت کے برابر اب صرف غیر از جماعت اتنی تعداد میں اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ یہی وہ ایمان افروز مضمون ہے جس نے آج اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ کو عنوان بنا کر اللہ کے حضور ہدیہ شکر اور اس کے بندوں کا شکریہ ادا کرنے کا ارادہ باندھا ہے کیونکہ قولِ رسولؐ ہے مَنۡ لَّا یَشۡکُرُ النَّاسَ لَا یَشۡکُرُ اللّٰہَ کہ جس نے اللہ کے بندوں کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا۔

ہر نئی چیز آہستہ آہستہ اپنی شناخت بناتی ہے اور اپنا مقام پاتی ہے۔ ہم اپنے باغیچوں میں پھولوں کی پنیریوں اور پھر ان کی نشو و نما دیکھتے رہتے ہیں۔ آغاز میں تو ایک ہی ڈنٹھل نظر آتا ہے (جسے پودوں اور درختوں میں ہم تنا بولتے ہیں) وہ زمین سے باہر آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور زمین کے اندر اس کی جڑ اپنی جگہیں بنا کر مضبوط بھی ہو رہی ہوتی ہے اور پھیلتی بھی ہے جبکہ زمین سے باہر اس کا ننھا منا سر آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور کچھ وقت کے بعد شاخیں نکلتی ہیں پھر ان شاخوں پر آگے مزید شاخیں نکل آتی ہیں جن پر کونپلیں اور پھول لگنے شروع ہوتے ہیں۔ نشو و نما پانے کا یہ Process پھولوں کے پودوں میں اچھا خاصا وقت لے رہا ہوتا ہے۔ حتی کہ کونپل بن کر کھلنے کا Process بھی خاصا طویل ہوتا ہے۔ یہی کیفیت دنیا میں بنائی جانے والی تنظیموں، پارٹیوں اور جماعتوں کی تشکیل میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ وہ دھیرے دھیرے آگے بڑھتی اور عوام میں اپنی جگہ بناتی اور مقبولیت پاتی ہیں۔ مگر جو روحانی جماعتیں اللہ کی ایماء، اس کے اشارے اور اس کی مدد سے انبیاء یا اس کے فرستادے بناتے ہیں وہ باوجود مخالفتوں کے جلد جلد بڑھتی دنیا میں پھیل جاتی اور اپنا لوہا منواتی ہیں۔ آج کے دور میں جماعت احمدیہ اس کی ایک روشن مثال ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور سے ہی جماعت کو مخالفتوں کا سامنا رہا اور آہستہ آہستہ اس مخالفت میں ملکوں کی انٹری ہوئی اور اس جماعت کا نام و نشان مٹانے کے لیے سر توڑ کوششیں کی گئیں۔ فرعون اور ہامان نے پابندیوں کے جال بچھائے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا لگایا ہوا یہ پودا 133 سال کے قلیل عرصہ میں 220 سے زائد ممالک میں اپنی تناور شاخیں قائم کر چکا ہے۔ اس کی تشہیر کا کام تو خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لیا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں جبکہ رسل و رسائل اور ابلاغ عامہ نہ ہونے کے برابر تھے۔ آپؑ کا پیغام برطانیہ، امریکہ اور افریقہ کے بعض ممالک میں نہ صرف پہنچ چکا تھا بلکہ وہاں کے باشندوں سے خط و کتابت کا بھی آغاز ہو گیا تھا اور ایک خاتون Miss Rose نے امریکہ سے آپؑ کو پھولوں کی پتیاں بھی بطور تحفہ بھجوائی تھیں۔

یہ تو جماعت کی من حیث الجماعت ترقی کا ایک مختصر نقشہ پیش کیا ہے۔ اگر اس کی ان فروعات کو دیکھا جائے جو حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے خلفاء

کی طرف سے وقتاً فوقتاً جاری ہوتی رہیں تو وہ بھی چند سالوں اور دہائیوں میں آسمانوں کی بلندیوں کو چھونے لگیں۔ ان میں سے ایک مثال ہمارا ایم ٹی اے ہے جو تین دہائیوں میں دنیا بھر میں اپنا لوہا منوا چکا ہے جس کے غیر بھی معترف ہیں۔ ان میں سے ایک الفضل آن لائن ہے۔ جس کی خاطر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے خاکسار آج یہ اداریہ لکھ رہا ہے۔ جیسا کہ میں اوپر لکھ آیا ہوں کہ 2016ء کے یہی دن تھے جب اسے پابندی کا سامنا کرنا پڑا اور سالانہ نمبر پرنٹ ہو کر دفتر میں ہی دھرے کا دھرا رہ گیا۔ نام نہاد مولویوں کا اس حد تک زور تھا کہ کوئی حکومتی کارندہ حتیٰ کہ کوئی جج بھی اس کیس میں جماعت کی طرف سے دائر کردہ اپیل سننے کو تیار نہ تھا اور تاریخوں پر تاریخیں ڈال کر ٹال مٹول سے کام لیا جاتا رہا اور جب ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسے آن لائن جاری فرمایا تو تین سال، جو صرف 36 ماہ، 156 ہفتے، 1095 دن، 26280 گھنٹے بنتے ہیں میں اس کو پڑھنے والے، اس سے محبت رکھنے والے، اس سے عشق کرنے والے اور محبین کی تعداد اپنے دامن میں ہاف ملین سے زائد سموئے بانی الفضل حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے درج ذیل دعائیہ الفاظ کی تکمیل کی طرف کوشاں ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

’’اے میرے مولیٰ! اس مُشتِ خاک نے ایک کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر۔ میں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی رستہ دکھا۔ لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے اسے مفید بنا۔‘‘ آمین

(الفضل 18 جون 1913ء)

لاریب اس غیر معمولی ترقی میں اللہ تعالیٰ کا فضل تو شامل حال ہے ہی اور رہا بھی اور ان شاء اللہ رہے گا بھی۔ کیونکہ حضرت مصلح موعودؓ سے متعلقہ ’’پیشگوئی مصلح موعود‘‘ کی علامات میں سے ایک یہ تھی کہ :

’’اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا‘‘

آج یہی فضل ’’الفضل آن لائن‘‘ کو دنیاوی حدود سے نکال کر آسمانی حدود میں لے گیا ہے۔ ہم الفضل کی اس تاریخ ساز ترقی پر اپنے اللہ تعالیٰ کے حضور اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ کا ورد کرتے ہیں۔

ii۔ دوسرے نمبر پر اس تعداد تک پہنچانے میں ہمارے پیارے خلیفہ کی دعائیں، خاص توجہ شامل حال ہے جن کی امی جان کی مالی قربانی اس کی اساس میں بنیاد مرصوص کی طرح موجود ہے۔ اس تاریخی موقع پر ہم دردِ دل سے حضورِ انور کے لئے دعا کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا حضرت مرزا مسرور احمد بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ

iii۔ تیسرے نمبر پر الفضل کے لاکھوں کی تعداد میں دنیا بھر کے قارئین ہیں جن کی دعاؤں کو دربار الٰہی میں شرف قبولیت بخشا گیا اور ان قارئین کی طرف سے ہزاروں کی تعداد میں روزانہ جب یہ پیارا الفضل تقسیم ہوتا رہا اور اتنی کثرت سے دنیا بھر میں پھیلا کہ احمدی احباب وخواتین اور نوجوانوں کے Gadgets میں نظر آنے لگا تو مجھے وہ کہاوت یاد آگئی جب ایک بادشاہ نے ایک بوڑھے شخص کو پھلدار درخت لگاتے دیکھا تو دریافت کیا کہ اس ادھیڑ عمر میں تم یہ درخت لگا رہے ہو کب اس کا پھل کھاؤ گے؟ بزرگ نے بادشاہ کو جواب دیا کہ بادشاہ سلامت! ہمارے بزرگوں نے پھلدار درخت لگائے اور ہم اسے کھا رہے ہیں۔ اب ہم لگائیں گے تو ہماری نسلیں ان سے فائدہ اٹھائیں گی۔ بادشاہ، بزرگ کی اس بات پر بہت خوش ہوا اس نے اپنے پاس کھڑے وزیر سے اشرفیوں سے بھری ایک تھیلی لے کر اس بزرگ کو بطور انعام کے دی۔ بزرگ فوراً بولا کہ بادشاہ سلامت! آپ تو ابھی کہہ رہے تھے کہ کب کھاؤ گے اس درخت کا پھل۔ میں نے تو ابھی پھل کھا لیا ہے۔ بادشاہ کو بزرگ کی یہ بات بھی پسند آئی۔ اس نے ایک اور تھیلی بطور انعام بزرگ کو تھما دی۔ بزرگ بولا۔ بادشاہ سلامت! عموی طور پر پھل دار درخت سال میں ایک دفعہ ہی پھل لاتا ہے۔ اس درخت نے تو سال میں دو بار پھل دے دیا۔ بادشاہ نے جب بزرگ کی اس بات پر بھی خوش ہو کر تیسری تھیلی دی تو وزیر بادشاہ سے یوں گویا ہوا کہ بادشاہ سلامت! یہاں سے چلتے ہیں یہ بزرگ تو ہماری تمام تھیلیاں لے لے گا۔

مگر میرا خدا، ہاں الفضل کے تمام قارئین کا مشترکہ خدا جس کا ذاتی نام اللہ ہے اور 104 اس کے صفاتی نام ہیں جن میں سے اکثر اللہ تعالیٰ کی دیالو صفت کو اُجاگر کرتے ہیں دنیوی بادشاہ کی طرح ہر گز ہمیں نہیں کہے گا کہ چلیں! یہ تو سارا مال ومتاع لوٹ لے گا بلکہ وہ خدا رحمان صفت کے تحت خود ہی بغیر مانگے انعامات سے نوازتا ہے اور رحیم صفت کے تحت انسان کے مانگنے پر اس کو اس کے مانگنے سے بہت بڑھ کر بے انتہا دیتا ہے اور اپنے بندوں کی پیاری اداؤں کو دیکھتے ہوئے دیتا چلا جاتا ہے اور نہ وہ تھکتا ہے، نہ وہ اکتاتا ہے اور نہ ہی اس کے لازوال خزانوں میں کوئی کمی واقع ہوتی ہے۔ ہم اپنے اس دیالو خدائے عظیم سے یہ تمنا بھی رکھتے ہیں اور دعا بھی کرتے ہیں کہ وہ لازماً ہماری مساعی اور ہماری التجاؤں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ہمارے اس ہدف کو جو ایک بزرگ خلیفہ کی زبان سے نکلا ضرور پورا کرے گا۔ ان شاء اللہ

iv۔ میں اس اظہار تشکر میں اپنے پاکستانی بھائیوں کا ذکر نہ کروں تو شکریہ کا حق ادا نہیں ہو گا۔ جن کو اس روحانی نہر کی بندش کا سامنا رہا اور اب اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانیوں کے صلہ میں اس بند کو توڑا اور اتنی تیزی کے ساتھ یہ پانی دنیا میں پھیلا کہ اس نے دنیا بھر کی بنجر زمینوں کو بھی سیراب کر دیا اور اب ان مولویوں کی حدبست سے یہ باہر ہے کہ وہ پابندیاں لگوا سکیں۔

v۔ پانچویں نمبر پر وہ تمام قلمکار اور شعراء حضرات کے ہم ممنون ہیں جن کے زرخیز ذہنوں میں ایک تصویر ابھری اور قلم کے رنگ میں ڈھل کر اخبار الفضل آن لائن کی زینت بنی۔ جس کے عکس اور نقش ونگار قارئین کے دلوں اور دماغوں میں قائم ہو کر نہ صرف جگہ بنائی بلکہ ان تصاویر کو پھیلانے کا موجب بھی بنے۔ فجزاھم اللّٰہ تعالیٰ

vi اور آخر پر الفضل ٹیم کے ممبران میرے بازو، دنیا بھر میں پھیلے نمائندگان الفضل، پروف و کمپوز کرنے والی ممبرات وممبران اور انگریزی زبان میں آنے والی رپورٹس کو اردو قارئین کے لیے ترجمہ کرنے والے احباب وخواتین نیز پس پردہ رہ کر تعاون کرنے والے اور بہتری کے لئے مشورے دینے والے تمام پیاروں کو دعاؤں کے ساتھ جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ کے مبارک الفاظ میں ہدیہ تشکر ادا کرتا ہے جن کی چھوٹی سے چھوٹی نگاہ اور بڑی سے بڑی خدمت الفضل کو ایک حسین وخوبصورت گلدستہ کی شکل دینے میں ممد ومعاون ثابت ہوتی رہی ہے۔

بانی الفضل حضرت مصلح موعودؓ نے اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ کی جو تفسیر سورۃ الضحٰی میں بیان فرمائی۔ اس میں چار دفعہ آپ نے تحدیث بالنعمت کے ذکر میں صرف خود شکر ادا کرنا مراد نہیں لیا بلکہ ان نعمتوں کا لوگوں کے سامنے اظہار کرنا بھی ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں:

’’تحدیث نعمت دو طرح ہوتی ہے۔ ایک اس طرح کہ انسان علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کرے اور اس کے پیہم فضلوں کو دیکھ کر سجدات تشکر بجالائے اور زبان کو اس کی حمد سے تر رکھے۔ دوسرا طریق تحدیث نعمت کا یہ ہوتا ہے کہ لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر کیا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے کتنا بڑا فضل کیا۔ فرماتا ہے ہم نے جو نعمتیں تجھے عطا کی ہیں ان کا خود بھی شکر ادا کرو اور اپنے رب کی ان نعمتوں کا لوگوں میں بھی خوب چرچا کرو۔ یا خدا تعالیٰ نے جو نعمتیں تجھے دی ہیں ان سے خود بھی فائدہ اٹھاؤ اور اپنے جسم پر ان کے آثار کو ظاہر کرو اور کچھ حصہ صدقہ وخیرات کے طور پر لوگوں میں بھی تقسیم کرو۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 109-110)

پھر آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں:

’’ہم نے تجھ پر جو احسانات کئے ہیں ان کا تو شکر ادا کر۔ ہماری نعمتوں سے خود بھی فائدہ اٹھا اور لوگوں میں بھی ان نعماء کو تقسیم کر۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 110)

صدقہ وخیرات کے طور پر تقسیم کرو

الفضل بھی ایک نعمت خداوندی ہے۔ بانی الفضل کے اس ارشاد کے مطابق اس نعمت کی تقسیم صدقہ وخیرات سے کم نہیں جو سراسر ثواب کا موجب ہے اور اس تحدیث نعمت کے اظہار کی تلقین سے قبل فرمایا کہ ہم نے تجھے کثیر العیال پایا تو غنی کر دیا۔ آج الفضل کا روحانی خاندان بھی کثیر العیال ہو گیا ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ علیٰ ذالک۔ پس لازم ہے ہم پر کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائیں اور اس نعمت کو زیادہ سے زیادہ دنیا میں پھیلائیں۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’سو ڈھنڈورا دو اور خوب دو۔ تبلیغ کرو اور خوب کرو۔ خدا کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچاؤ اور خوب پہنچاؤ۔ سوتی دنیا کو جگاؤ اور خوب جگاؤ اور جو خزانے خدا نے تمہیں عطا کئے ہیں انہیں بلا دریغ لوگوں میں تقسیم کرو کہ یہی مقصد ہے جس کے لئے تمہیں دنیا میں کھڑا کیا گیا ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 111)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ آیت اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ کے تحت فٹ نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں:

’’آنحضرت ﷺ کی احادیث سے بکثرت پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احسانات اور دنیاوی فضل آپؐ پر نازل فرمائے تھے ان کو بنی نوع انسان سے چھپایا نہیں بلکہ کھل کر ظاہر کیا۔ جو روحانی فضل آپؐ پر نازل فرمائے گئے اگر اللہ کا آپ کو یہ حکم نہ ہوتا تو آپؐ اپنی ذات میں ہی پوشیدہ رکھتے۔ جو دنیاوی فضل آپ پر فرمائے گئے اس کا بیان اس لئے ضروری تھا کہ ضرورت مند اس کے ذکر سے آپؐ کی طرف لپکیں اور ان کی ضرورتیں پوری ہو سکیں اور ان سے جو احسان کا معاملہ ہو گا وہ ایسا ہی ہے جیسے اپنے اہل وعیال سے کیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں انسان کوئی شکریہ نہیں چاہتا۔‘‘

(قرآن کریم اردو ترجمہ مع سورتوں کا تعارف اور مختصر تشریحی نوٹس صفحہ 1184)

(ابو سعید)

علامہ محمد عمر تماپوری۔ انڈیا

الفضل آن لائن لندن کے تین سال

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الفضل آن لائن لندن کے تین سال مکمل ہو گئے ہیں۔ اس شہرہ آفاق اخبار کا اجراء سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج ہی کے دن 13/ دسمبر 2019ء کو اپنے دست مبارک سے اجراء کرتے ہوئے فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے جدید دور کی سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روزنامہ الفضل کے آن لائن ایڈیشن کا اجراء کیا جارہا ہے۔ یہ جماعت کا اہم اخبار ہے۔حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دوربین نگاہوں نے جن کو اللہ تعالیٰ نے بڑی دور اندیشی اور غیرمعمولی بصیرت اور بصارت عطافرمائی ہوئی ہے، زمانہ اور وقت کی رفتار اور نبض کو محسوس کرتے ہوئے کہ یہ دور وہی دور ہے جس کے متعلق مخبر صادق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ ظہور مہدی کے وقت کی من جملہ علامات میں سے ایک علامت یہ ہوگی کہ اس زمانہ میں نشر و اشاعت کی کثرت ہوگی اور قرآن کریم میں بھی بڑے واضح الفاظ میں یہ پیشگوئی موجود ہے:

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ (التکویر: 11) اور جب صحیفے نشر کئے جائیں گے ۔

نشر کا ایک ذریعہ اخبار بھی ہے۔ اس لئے ایک اخبار کی ضرورت تھی جو اس پیشگوئی کو عملی طور پر پورا کرنے کے ساتھ ساتھ وقت کے اہم ترین تقاضوں اور درپیش دینی و دنیاوی مسائل کے حل کا بھی ازالہ کرسکے اور تشنگان روحانیت بھی سیراب ہوں۔ الفضل صرف ملکی سطح تک محدود نہیں بلکہ عالمی سطح پر دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ ایسا طوفانی اخبار ہے جو ملکوں کی سرحدوں کو عبور کر کے اپنی خوشبو بکھیر رہا ہے۔ساری دنیا کو اسلام کی روح پرور،امن وشانتی اور عافیت بخش سائے میں لانے کے لئے ایک نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ نہ صرف احمدی دنیا بلکہ غیر احمدی و غیرمسلم دُنیا بھی اس سے فیض حاصل کر رہی ہے۔ احمدیہ جماعت کے ہرطبقہ کی یکساں طور پر تعلیم و تربیت کا فریضہ بھی کمال حسن خوبی سے سرانجام دے رہاہے۔حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ بہ تازہ خطبات جمعہ،خطابات،دینی مصروفیات،مجالس عرفان،فقہی مسائل، غیر ملکی دوروں کی رپورٹیں،اے چھاؤں چھاؤں شخص تیری عمر ہو دراز، دنیا بھر کی احمدیہ جماعتوں کی تبلیغی، تربیتی وتنظیمی کارکردگی کی رپورٹیں اور حالات حاضرہ پر ادائے اور تبصرے اس اخبار میں پڑھنے کو ملتے ہیں۔ عالمی سطح پر احمدیہ جماعتوں کے باہمی رابطوں میں بھی ایک اہم رول رہا ہے۔سب سے بڑھ کر مذہب اسلام اور بانی اسلام پر جو ناپاک حملے اور اعتراضات کی یلغار ہو رہی ہے اس کا احسن رنگ میں دفاع کرتے ہوئے دندان شکن جوابات دیتے ہوئے اسلام کی اصل روح اور اس کے حقیقی روشن چہرے کو دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہے۔

اس اخبار کی ضرورت یوں بھی تھی جو قومیں اپنے بزرگوں کی قربانیوں کو زندہ نہیں رکھتیں وہ ترقی کے منازل طے نہیں کرسکتیں۔ اس لئے اخبار کا سدابہار جاری رہنا ضروری ہے جس کے ذریعے اسلاف کی قربانیوں اور کارناموں کا وقتاً فوقتاً تذکرہ ہوتارہے۔ تاکہ ان واقعات کو پڑھ کر اپنے اندر ایک نیا جوش اور ایمانی جذبہ پیدا ہو۔’’گاہے گاہے باز خواں ایں دفتر پارینہ راہ۔‘‘

بلاشبہ الفضل آن لائن آج کی ضرورت ہے اور خلافت خامسہ کے سنہری دور کا ایک عظیم کارنامہ ہے جس پر آئندہ آنے والی نسلیں بھی فخر کریں گی۔ اس اخبار کا پہلا شمارہ 13/ دسمبر 2019ء کو منظر عام پر آیا۔ پھر ایک بار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام عظیم الشان رنگ میں پورا ہوا:

’’دیکھو! میرے دوستو! اخبار شائع ہوگیا۔‘‘

(تذکرہ صفحہ 509)

لیکن اب یہ اخبار ملک ہند سے نہیں بلکہ تثلیث کے گڑھ براعظم یورپ کے مرکزی شہر لندن سے شائع ہو رہا ہے جو اپنی نظیر آپ ہے۔مغربی ممالک کے مرکز سے اس اخبار کی اشاعت ایسے ہی ہے جیسے موسم خزاں میں بہار آگئی ہو۔ ہرطرف اس کی شعاعیں پھیل رہی ہیں اس کو سراہا جارہا ہے۔ اس اخبار نے ایسے نئے قلم کار اور شعراء کو بھی متعارف کرایا ہے جن کے حوصلہ بلند ہیں۔ بہتر سے بہتر مزید سے مزید تر کی خواہش اُن میں پیدا ہوگئی ہے۔ ان کی تخلیقات کا الفضل میں شائع ہونا ان کے لئے ایک اعزاز ہے۔ بلا مذہب و ملت قارئین کی تعداد میں آئے دن اضافہ ہوتا جا رہاہے۔غیرمعمولی دلچسپی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ گویا اس اندھیری دنیا میں ہر روز ہدایت کا ایک چراغ جل رہا ہے۔ اس اخبار کی اشاعت میں کسی قدر تاخیر اور روک پیدا ہوجائے تو نبض ہستی کے رُک جانے سے کم نہیں۔ ہر پہلو سے اس کی خوبیاں اور خصوصیات تعارف کی محتاج نہیں۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ دلکش مصوری خطاطی، حسین وجمیل رنگوں کا امتزاج، عالمانہ مضامین، سائنس اور ٹیکنالوجی کی جدید ترین تحقیقات سے آراستہ و پیراستہ ایک ایسا منفرد اخبار ہے جس کی ورق گردانی سے لہو میں گردش اور ذہن میں ترنگیں اُٹھنے لگتی ہیں۔ ہر چند کے قارئین کی دلچسپی اور دلجمعی برقرار رکھنے کے تمام تر موضوعات مؤثر انداز میں مہیا ہو رہے ہیں۔ دور جدید میں اردو ادب کو بالخصوص مذہبی اخبارات کو جو مسائل و مشکلات درپیش ہیں ان کا مقابلہ کرتے ہوئے آگے سے آگے بڑھنا الفضل کا خاصہ رہا ہے مضامین وتحقیقات کی ترتیب وتزئین میں الفضل کو داد نہ دینا ادبی اور دینی حق تلفی ہوگی۔ تحقیقی مضامین کے باب میں ایسے ایسے نادر نکات اخبار کی زینت بنتے ہیں جن سے تحقیق کی نئی راہیں ہموار ہو رہی ہیں۔تبصروں اور خطوط نگاری اور آراء میں ان کا تذکرہ نہ ہونا ان کی اہمیت کو کم نہیں کرتا بلکہ مسلم اور مستند ہیں۔ پھر حالات حاضرہ اور عوامی حقوق پر مبنی حق اطلاعات کے حوالہ سے اداریہ نگاری میں سیر حاصل بحث ہر عام و خاص، موافق و مخالف کے مفادات کو مدنظر رکھ کر کی جاتی ہے جو کہ قابل ستائش ہے۔جس

کے لئے مدیر محترم ابوسعید صاحب قابل مبارکباد ہیں۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔

روز اول ہی سے احمدیہ جماعت کی کاوشوں کا کھلے الفاظ میں اعتراف اور اقرار ہوتارہاہے۔حتی کے مخالفین احمدیت کو بھی برملا اس کا اظہار کرنا پڑا۔ آریہ سماج کا مشہور ومعروف اخبار رقمطراز ہے:

’’ویسے تو اخبار ہر ایک انجمن اور سبھا کی طرف سے شائع ہوتے ہیں لیکن احمدیوں کے اخبار میں بہت سی خوبیاں ہوتی ہیں۔ اخبارات کے مضامین اور خبریں نہایت اچھی اور فائدہ مند ہوتی ہیں اور ان کو اس سلیقہ سے مرتب کیا جاتا ہے وہ ناظرین کے لئے نہایت مفید اور دلچسپ ہوجاتے ہیں۔ ‘‘

(اخبار تیج دہلی 25/ جولائی 1927ء)

الجزائر کی ایک عرب خاتون لکھتی ہیں:

’’میں بڑی خوشی کے ساتھ آپ کو بتاتی ہوں آپ جس طرح (اخبار) میں اسلام کے محاسن پیش کر رہے ہیں اس کی دن بدن قائل ہوتی جارہی ہوں گویا میں بھی آپ میں سے ہی ایک ہوں۔ مجھے اس گھر کی تلاش تھی۔‘‘

بھارت میں حال ہی کے دنوں میں حجاب تنازعہ عروج پر تھا اور اب بھی ہے۔ کرناٹک ہائی کورٹ میں علماء اور دانشور وکلاء اسلامی تعلیمات اور قرآن کریم کی صحیح ترجمانی سے محروم رہے۔ اسلامی نظریہ کو صحیح رنگ میں عدلیہ کے سامنے نہیں رکھ سکے۔ بیانات کی روشنی میں عدالت نے فیصلہ سنایا کہ ’’حجاب اسلام کا ضروری حصہ نہیں۔‘‘

الفضل آن لائن لندن نے اس پر اداریہ لکھا۔قرآن کریم، حدیث شریف اور معاشرہ سماج کے تقاضوں کی بنیاد پر ٹھوس اور مدلل مضامین شائع کئے۔ اس کی خوب تشہیر ہوئی اور پھیلا دیا گیا۔تب ان کی آنکھیں کھلی اور ہوش میں آگئے۔سپریم کورٹ میں اسلامی نقطہ نظر کو صحیح رنگ میں پیش کیا گیا۔ کئی روز کی میراتھن سماعت کے بعد عدالت عظمیٰ (سپریم کورٹ) کی دورکنی بینچ نے اپنا علیحدہ علیحدہ فیصلہ سنایا۔ بینچ میں شامل جسٹس ہیمنت گُپتا نے حجاب پر کرناٹک ہائی کورٹ اور ریاستی حکومت کے حکم امتناع کو صحیح قرار دیتے ہوئے برقرار رکھا جبکہ جسٹس سودھانشو دھولیہ نے حجاب پر حکم امتناع کو غلط قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا۔ گویا تسلیم کیا کہ یہ اسلام کا ضروری پارٹ ہے۔ سپریم کورٹ کے منقسم فیصلہ نے کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی تاہم جسٹس سودھانشو دھولیہ کے تاثرات اور تبصرہ اہمیت کا حامل ہے۔

؎ الفضل ترجمان ہے قوم وملت کا
الفضل اخبار کا چرچہ ہر جگہ ہے
الفضل جا رہا ہے ہر ملک و ہر شہر
الفضل دینِ خدا کا علمبردار ہے

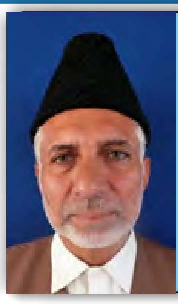

عبد السمیع خان۔ سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ

حضرت مسیح موعودؑ کا مطالعہ اخبارات اور ایڈیٹر الحکم اور البدر کو ہدایات نیز الفضل کے ذریعہ پاک تبدیلیوں کے چند نمونے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور نصائح یعنی ملفوظات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اپنے زمانہ کے حالات سے ممکنہ حد تک باخبر تھے اور اس کی وجہ اخبارات کا مطالعہ تھا۔ شہری آبادی سے دور قادیان جیسی جگہ پر رہنے والا شخص نہ صرف ہندوستان کے تفصیلی حالات جانتا تھا بلکہ اس کو یورپ اور امریکہ کے مذہبی حالات کے علاوہ ان کی سائنسی ترقیات کی بھی خبر تھی امریکہ میں ڈاکٹر ڈوئی سے متعلق مقابلہ اور اخبارات میں شائع ہونے والی خبریں نہ صرف حضرت مسیح موعودؑ کے علم میں تھیں بلکہ آپ نے اپنی کتب میں ان کو درج کیا ہے یہ 32 اخبارات تھے۔ آپ کے بہت سے مضامین اور کئی کتب کا ایک حصہ ان اعتراضات کے جوابات پر مشتمل ہے جو آپ نے اخبارات میں پڑھے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی اخبار پڑھنے کی عادت

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب بیان فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعودؑ کو اخبار پڑھنے کی بھی عادت تھی۔ اپنی بعثت سے پہلے اخبار وکیل ہندوستان، سفیر ہند امرتسر، نور افشاں لدھیانہ، برادر ہند لاہور، وزیر ہند سیالکوٹ، منشور محمدی بنگلور، ودیا پرکاش امرتسر، آفتاب پنجاب لاہور، ریاض ہند امرتسر اور اشاعۃ السنہ بٹالہ خرید کر پڑھا کرتے تھے۔ ان میں سے بعض اخبارات میں خود بھی مضامین لکھتے تھے۔ اخبار بینی کا مذاق آپ کو دائمی تھا۔ بعثت کے بعد مختلف زبانوں کے اخبارات قادیان میں آنے لگے۔ جو براہ راست غیر زبانوں کے اخبارات آپ کے پاس آتے تھے آپ ان کا ترجمہ کرا کر سنتے اور اگر ان میں کوئی مضمون اسلام کے خلاف ہوتا تو اس کا جواب لکھوا کر شائع کرتے تھے اور جو خود پڑھ سکتے تھے وہ ضرور پڑھتے اور اخبار کے پڑھنے کے متعلق آپ کا معمول یہ تھا کہ تمام اخبار پڑھتے اور معمولی سے معمولی خبر بھی زیر نظر رہتی۔ آخری زمانہ میں اخبار عام کو یہ عزت حاصل تھی کہ آپ روزانہ اخبار عام کو خریدتے تھے اور جب تک اسے پڑھ نہ لیتے رومال میں باندھ رکھتے تھے اور بعض اوقات اخبار عام میں اپنا کوئی مضمون بھی بھیج دیتے تھے اخبار عام کی بے تعصبی اور معتدل پالیسی کو پسند فرماتے تھے۔

(سیرت مسیح موعودؑ صفحہ 71)

حضرت مفتی محمد صادقؓ فرماتے ہیں:

ایک دن میں قرآن شریف لے کر حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کا درس سننے کے واسطے اپنے کمرے کے دروازے سے نکل رہا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے مجھے بلایا اور فرمایا میری آنکھوں کو تکلیف ہے، آپ مجھے آج اخبار سنا دیں۔ حضور اخبار عام روزانہ باقاعدہ روزانہ منگوایا کرتے تھے اور پڑھتے تھے۔ اوپر صحن میں عاجز راقم حضرت کے سامنے بیٹھ گیا اور میرا لڑکا عبدالسلام اس وقت قریباً دو سال کا تھا۔ یہ بھی میرے پاس بیٹھا تھا اور جیسا کہ بچوں کی عادت ہے۔ بیٹھا ہوا ہلنے لگا اور ہوں ہوں کرنے لگا جیسا کچھ پڑھتا ہے میں نے اسے روکا کہ چپ بیٹھو۔ حضور نے فرمایا اسے مت روکو جو کرتا ہے کرنے دیں۔

(ذکر حبیب صفحہ 87)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

میں نے تو حضرت مسیح موعودؑ کو دیکھا ہے آپ راتوں کو بھی کام کرتے اور دن کو بھی کام کرتے اور اخبارات کا باقاعدہ مطالعہ رکھتے۔ اسی تحریک (تحریک احرار 1934ء) کے دوران میں خود اکتوبر سے لے کر آج تک بارہ بجے سے پہلے کبھی نہیں سویا اور اخبار کا مطالعہ کرنا بھی نہیں چھوڑا۔

(خطبات محمود 1935ء جلد 16 صفحہ 36)

الحکم اور البدر کی خدمات

حضرت مسیح موعودؑ نے 20/ دسمبر 1902ء کو قادیان کے اخبارات الحکم اور البدر کی نسبت فرمایا۔

یہ بھی وقت پر کیا کام آتے ہیں الہامات وغیرہ جھٹ چھپ کر ان کے ذریعے سے شائع ہو جاتے ہیں ورنہ اگر کتابوں کی انتظار کی جاوے تو ایک ایک کتاب کو چھپتے بھی کتنی دیر لگ جاتی ہے اور اس قدر اشاعت بھی نہ ہوتی۔

(البدر 2/ جنوری 1903ء صفحہ 74)

3 جون 1905ء کو فرمایا۔ یہ اخبار ہمارے دو بازو ہیں الہامات کو فوراً ملکوں میں شائع کرتے اور گواہ بنتے ہیں۔

(بدر 8/ جون 1905ء صفحہ 2، ملفوظات جلد 4 صفحہ 292)

اخبار بدر کا مطالعہ

حضرت مفتی محمد صادقؓ ایڈیٹر بدر فرماتے ہیں:

اس اخبار (بدر) کو حضرت مسیح موعودؑ بغور پڑھا کرتے تھے اور اگر کچھ غلطی ہوتی تھی تو اصلاح کرا دیا کرتے تھے۔

(الفضل 21/ جولائی 1938ء صفحہ 4)

نومبائعین کی فہرست

21/ اپریل 1903ء کو حضور نے فرمایا کہ اس سے پیشتر بیعت کرنے والوں کے نام اخباروں میں چھپا کرتے تھے مگر اب نظر نہیں آتے اور ان لوگوں نے اس التزام کو چھوڑ دیا ہے اگر ان کی اخباروں سے ہمارے سلسلہ کی اتنی بھی امداد نہ ہوئی تو پھر یہ کس کام کے۔ پھر تو صرف دنیا ہی دنیا ہے کہ اسی کے کمانے کے واسطے یہ سب کاروبار ہوا۔ اگرچہ یہ مشکل امر ہے کہ کاموں میں انسان کو اخلاص حاصل ہو اور محض خدا کی رضا کو مدنظر رکھ کر صرف دین کے واسطے ان کو کیا جاوے مگر تاہم اگر ملونی ہی ہو تو بھی کچھ حصہ دین کا مل ہی جاتا ہے اور بالکل دنیاداری کی حد سے وہ نکل جاتا ہے بیعت کے نام یکجا چھپے ہوئے ہونے سے اس سلسلہ کا ایک رعب اور ایک اثر ہوتا ہے۔ مخالف اور مکذبین کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ ان کی کوششوں کا کیا انجام ہے اور یہ ایک بڑا نشان الٰہی ہے۔ یہ ان لوگوں سے بڑی غلطی ہوئی ہے کہ اس کی اشاعت کو ترک کر دیا ہے اب توبہ کریں اور آئندہ ایسا نہ کریں۔ ایک صفحہ پورا اخبار میں بیعت کے ناموں کے واسطے ہونا چاہئے۔ لکھتے لکھتے جو ان لوگوں نے بند کر دیا۔ یہ ان کی سستی ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ انسان سست ہوتا ہوتا بہت دور تک چلا جاتا ہے۔ اس لئے آئندہ اس کی اصلاح کریں یہ شیطانی وساوس ہوتے ہیں ہمیشہ ان کا خیال رکھنا چاہئے۔

(ضمیمہ البدر 24/ اپریل 1903ء صفحہ 1)

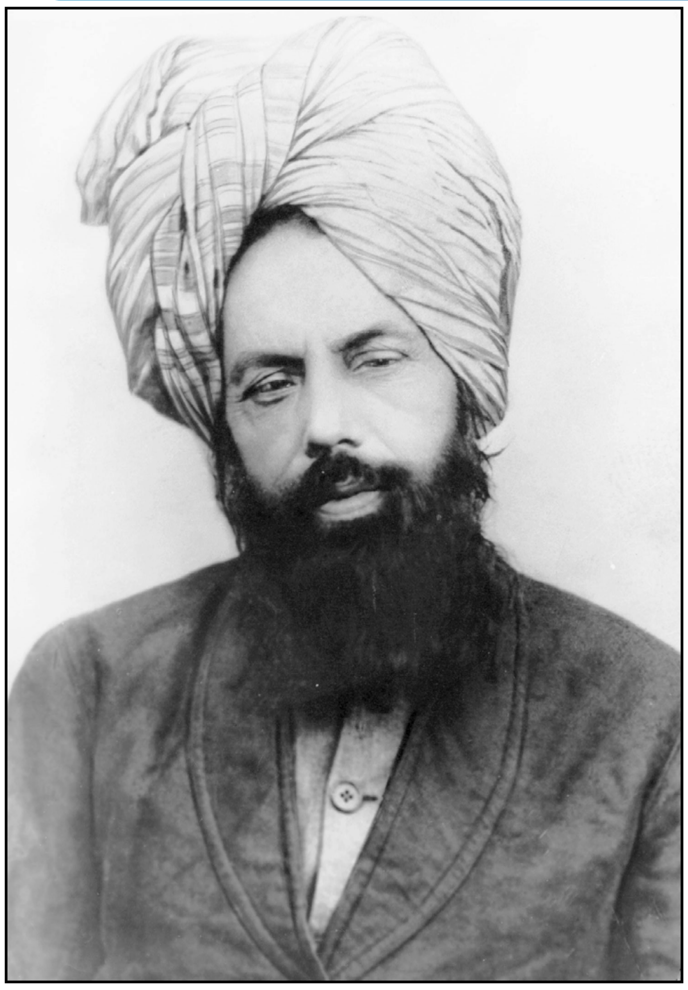

اس پر ایڈیٹر بدر لکھتے ہیں: اس تقریر پر میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کہ اس سے پیشتر ہی یہ امر میری زیر نظر تھا کہ رجسٹر بیعت کنندگان کی اشد ضرورت ہے اور اس تقریر نے اس ارادہ کی اس طرح اصلاح کر دی ہے کہ اشاعت بیعت کو اخبار کا ضمیمہ نہ رکھا جاوے کہ کم استطاعت احباب پر اس کی خریداری دوبھر ہو۔ بلکہ اخبار کے مضمون کا ایک جزو اعظم قرار دے کر اس کے 8 صفحوں میں سے ایک صفحہ اس کو دیا جاوے اسی امر کی اطاعت کی نیت سے اس دفعہ یہ الگ شائع کیا جاتا ہے اور آئندہ اخبار کا صفحہ 8 اسمائے مبائعین کے واسطے ہوا کرے گا۔

(ضمیمہ البدر 24/ اپریل 1903ء صفحہ 1)

منظوم کلام کی اشاعت

حضرت مفتی محمد صادقؓ فرماتے ہیں:

18/ اپریل 1903ء کو حضرت مسیح موعودؑ نے بعد نماز مغرب ایک معاملہ پر فرمایا کہ اخبار میں ایک حصہ نظم کا لگاتار ہونا چاہئے اور وہ ہمارے سلسلہ کے متعلق ہوا کرے۔

(ضمیمہ البدر 24/ اپریل 1903ء صفحہ 1)

پرچوں کا تبادلہ جاری رکھنا چاہئے

مولوی ثناء اللہ صاحب کا رسالہ اہل حدیث کے تبادلہ میں قادیان سے ریویو آف ریلیجنز اردو جاتا تھا۔ مینیجر ریویو نے اس خیال سے کہ یہاں اہل حدیث دوسرے دفتروں میں آتا رہتا ہے ضروری نہ سمجھا کہ اس کے ساتھ تبادلہ وہ بھی جاری رکھیں اس واسطے بند کر دیا تھا جس پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے نام ایک کارڈ لکھا کہ کیا یہ تجویز آپ کی منظوری سے ہوئی ہے اس پر حضور نے دریافت کیا کہ تبادلہ کیوں بند کیا گیا ہے؟

اور پھر فرمایا کہ ’’تبادلہ جاری رکھنے میں یہ فائدہ ہے کہ مولوی صاحب پر اتمام حجت ہوتا رہے گا اور شاید کوئی بندۂ خدا ان کے دفتر میں اس کو پڑھ کر اس سے مستفید ہو جائے۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 270)

مرکزی اخبارات کو محتاط رہنے کی ہدایت

2/ نومبر 1902ء کو حضرت مسیح موعودؑ نے الحکم اور البدر کے

ایڈیٹروں کو بلا کر تاکید فرمائی کہ وہ مضامین قلمبند کرنے میں ہمیشہ محتاط رہا کریں ایسا نہ ہو کہ غلطی سے کوئی بات غلط پیرایہ میں درج ہو جاوے یا کسی الہام کے الفاظ غلط شائع ہوں تو اس سے معترض لوگ دلیل پکڑیں اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایسے مضامین … دکھا لیا کریں اس میں آپ کو بھی فائدہ ہے اور تمام لوگ بھی غلطیوں سے بچتے ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 478)

صدقہ جاریہ

ایڈیٹر البدر تحریر فرماتے ہیں:

پرچے سالانہ البدر کے خرید کر ان کم استطاعت احباب کو دیویں یا خاص طور پر البدر کی امداد فرماویں کیونکہ کارخانہ ابھی تک اس قابل نہیں ہے کہ صرف اپنے اخراجات کی آپ برداشت کرے۔ اسی غرض کی تکمیل کے لئے میں نے 9؍فروری 1904ء کی سیر میں حضرت مسیح موعودؑ سے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر کوئی اخبار کسی غریب شخص کے نام جاری کروا کر اس کا ثواب کسی متوفی کو پہنچایا جاوے تو پہنچتا ہے کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پہنچتا ہے بشرطیکہ وہ دینی اخبار ہو۔

(البدر 16؍فروری 1904ء صفحہ 8)

اخبار کی قسمت جاگ اٹھی

مارچ 1905ء میں حضرت منشی محمد افضل خان صاحب ایڈیٹر البدر کی وفات ہوئی تو مالکان نے حضرت مفتی محمد صادقؓ کو ایڈیٹر مقرر کیا اور اخبار کا نام بدر رکھا گیا۔ اس موقع پر حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کی طرف سے تہنیت کے اعلانات شائع ہوئے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا: میں بڑی خوشی سے یہ چند سطریں تحریر کرتا ہوں کہ اگرچہ منشی محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار البدر قضائے الٰہی سے فوت ہوگئے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے شکر اور فضل سے ان کا نعم البدل اخبار کو ہاتھ آ گیا ہے۔ یعنی ہمارے سلسلہ کے ایک برگزیدہ رکن، جوان صالح اور ہر یک طور سے لائق جن کی خوبیوں کے بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ یعنی مفتی محمد صادق صاحب بھیروی قائم مقام منشی محمد افضل مرحوم ہوگئے ہیں۔ میری دانست میں خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اس اخبار کی قسمت جاگ اٹھی ہے کہ اس کو ایسا لائق اور صالح ایڈیٹر ہاتھ آیا۔ خدا تعالیٰ یہ کام ان کے لئے مبارک کرے اور ان کے کاروبار میں برکت ڈالے۔ آمین ثم آمین

خاکسار مرزا غلام احمد

23؍محرم الحرام 1323ھ

علی صاحبہا التحیۃ والسلام

30؍مارچ 1905ء

حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ نے تحریر فرمایا:

میرا دل گوارا نہیں کرسکتا تھا کہ قادیان سے کوئی مفید سلسلہ جاری ہو اور وہ رک جاوے۔ البدر کا چند روزہ وقفہ رنج تھا۔ سردست اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے تدبیر نکالی ہے کہ میاں معراج الدین عمرجن کو دینی امور میں اللہ تعالیٰ نے خاص جوش بخشا ہے۔ اس طرف متوجہ ہوئے اور نصرت اللہ یوں جلوہ گر ہوئی کہ اس کی ایڈیٹری کے لئے میرے نہایت عزیز مفتی محمد صادق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان کو منتخب کیا گیا اور اس تجویز کو حضرت امام نے بھی پسند فرمایا۔ میں یقین کرتا ہوں کہ ہمارے احباب اس نعم البدل پر بہت خوش ہوں گے۔ نورالدین

(بدر 6؍اپریل 1905ء صفحہ 1)

نصرت دین اور تجارت

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں بدر کے ایک پرچہ میں حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ سے بذریعہ خط کئے جانے والے سوال اور ان کا جواب۔

سوال: امداد لنگر، مدرسہ، میگزین فرض ہے یا نفل۔ باقی رسالہ جات تعلیم الاسلام وتشحیذ الاذہان خریدنا فرض ہے یا نفل۔ اخبارات الحکم و بدر خریدنا فرض ہے یا نفل؟

جواب: امداد لنگر، مدرسہ، میگزین وغیرہ کو جو لوگ تعاون علی البر یقین کرتے ہیں ان پر بعض قسم ضروری اور بعض قسم اچھا اور غیر ضروری ہوگا۔ امداد لنگر ان لوگوں کے لئے ہے جو یہاں ہم لوگوں کے نزدیک دین سیکھنے کو آتے ہیں اور ایسے لوگوں کے واسطے قرآنی خاص حکم ہے۔ لِلۡفُقَرَآءِ الَّذِیۡنَ … پر غور کرو۔ مدرسہ میگزین کی غرض یہی فی سبیل اللہ ہے۔ رسائل کا مسئلہ بعینہٖ وہی ہے جو پہلے عرض ہوا۔ عزیز من! ہم لوگ ان رسائل کو نصرت دین الٰہی یقین کرتے ہیں اور کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ کا صریح حکم قرآن مجید میں ہے۔

اخبارات الحکم اور البدر میں دو قسم کے مضامین ہوتے ہیں ایک حصہ ان میں نصرت دین کا ہوتا ہے اور ایک حصہ وہ ہے جس سے اخبار فائدہ اٹھاتے ہیں پس حصہ اولیٰ اوامر الٰہیہ کے نیچے ہوگا اور حصہ ثانیہ کسب وتجارت کے ماتحت اور کسب وتجارت مستحب بھی ہے اور ضروری بھی۔

(بدر 11؍جولائی 1907ء صفحہ 3)

نئے اخبار کی پیشگوئی

حضرت مسیح موعودؑ نے 11؍فروری 1906ء کو فرمایا: الہاماً میری زبان پر جاری ہوا دیکھو! میرے دوستو! اخبار شائع ہوگیا۔

(تذکرہ صفحہ 508)

اس وقت جماعت میں الحکم اور البدر جاری تھے۔ اس لئے اس سے مراد کسی آئندہ زمانہ میں شائع ہونے والا اخبار ہے۔ جس کا مصداق الفضل بھی ہوسکتا ہے۔ ’’دیکھو میرے دوستو اخبار شائع ہوگیا‘‘ کے اعداد اپنے اندر عجیب حکمت رکھتے ہیں جس کا ایک تعلق الفضل انٹرنیشنل سے ہے اور ان تمام اخبارات سے بھی جو جماعت احمدیہ میں شائع ہوتے رہیں گے۔

الفضل کے ذریعہ پاک تبدیلیاں

الحکم اور بدر حضرت مسیح موعودؑ کے دو بازو تھے ان کے ذریعہ ہزاروں لوگوں تک مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچا اور پاک تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔ 1913ء میں الحکم اور بدر کے ساتھ امام وقت کی آواز بننے کا اعزاز الفضل کے حصہ میں آیا اور تبلیغ اور تربیت کی نئی راہیں اس نے کھولیں۔ اس کی ہزاروں مثالیں ہیں چند ایک ملاحظہ فرمائیں۔

- چوہدری نور احمد صاحب ناصر لکھتے ہیں: میرے دادا چوہدری نورمحمد صاحب سفید پوش تھے۔ وہ علاقہ کے بڑے ہی بااثر شخص تھے۔ دور دور تک ان کا چرچا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک صحابی حضرت چوہدری عبدالقادر صاحبؓ جوال کے رہنے والے تھے جو اس وقت گورنمنٹ انگریزی میں ملٹری ڈرائیور تھے۔ انہیں علم ہوا کہ اگر وہ چوہدری نورمحمد صاحب سفید پوش کو احمدی کرلیں تو سارے علاقے میں احمدیت پھیلنے میں آسانی ہو جائے گی۔ چنانچہ احمدیت کا پیغام پھیلانے کے جنون نے حضرت چوہدری عبدالقادر صاحب کو چوہدری نورمحمد صاحب سفید پوش کے پیچھے لگا دیا۔ ادھر چوہدری نورمحمد صاحب احمدیت کے سخت خلاف تھے اور کوئی

تار کا پتہ الفضل قادیان پنجاب
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ رجسٹرڈ ایل نمبر
قیمت فی پرچہ
THE ALFAZL QADIAN
اخبار الفضل ہفتہ میں دو بار
قادیان
ایڈیٹر۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان
نمبر ۱ مورخہ ۱۰ ۔ اگست ۱۹۲۳ء مطابق ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ جلد ۱۱
مدینۃ المسیح
موجودہ یورپ میں مسلمانوں کی سب سے پہلی مسجد کی بنیاد
اور مسجد اقصیٰ قادیان کی توسیع
پھر حسب ذیل مختصر سی تقریر فرمائی ٭

بھی بات سننے کے لئے تیار نہ تھے اور ہمیشہ حضرت چوہدری عبدالقادر صاحب سے بدسلوکی سے پیش آتے۔

حضرت عبدالقادر صاحب ان ساری بدسلوکیوں کو درگزر کرتے ہوئے مسلسل آتے اور جاتے اخبار الفضل دادا جان کے تکیے کے نیچے رکھ کر چلے جاتے اور ہمارے دادا جان اس کو بغیر پڑھے اور دیکھے دادی جان کو دے دیتے کہ اسے چولہے میں جلا دینا۔ حضرت چوہدری عبدالقادر صاحب مسیح پاک کے مضبوط جرنیل ثابت ہوئے اور مسلسل یہ سلسلہ جاری رکھا اور ادھر اللہ تعالیٰ نے بھی اس خاندان کو احمدیت کے فیضان سے فیض یاب کرنا تھا ایک دن ہمارے دادا کی نظر اخبار پر لکھے ایک حرف ’’محمد‘‘ پر پڑی جب تھوڑا سا اخبار پڑھا۔ لکھا تھا۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے

اس شعر نے تو گویا ان کی کایا ہی پلٹ دی وہ دھول جو علماء سوء نے ان کے دل پر چڑھا رکھی تھی وہ ہٹنے لگی سارا اخبار پڑھا اور پھر بھاگے بھاگے ہماری دادی کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کیا تم نے وہ اخبار جلا دیئے ہیں جو عبدالقادر لایا تھا۔ وہ کہنے لگیں نہیں میں نے سارے سنبھال کے رکھے ہوئے ہیں۔ کہا سارے لے آ۔ جب وہ لائیں تو سارے اخبار ایک ایک کر کے پڑھنے لگے جوں جوں پڑھتے جاتے توں توں دل کی میل صاف ہوتی گئی اس وقت اٹھے جب سارے اخبار ختم ہوگئے اور دل مسیح پاک کی پاکیزہ تحریرات سے دھل گیا اور امام الزماں کا غلام ہوگیا۔ چنانچہ فوراً حضرت عبدالقادر صاحب کو بلایا اور فوراً بیعت کی۔

(الفضل 28؍اکتوبر 2011ء صفحہ 9)

- محترمہ وزیر بیگم صاحبہ لکھتی ہیں: 1939ء میں میرے خاوند قاضی شریف الدین صاحب نے احمدیت قبول کرلی۔ ایک دفعہ تو گویا ہمارے گھر پر بم گر گیا مگر پھر میں ان کے پاس چلی گئی۔ گھر میں احمدیت کی بہت ہی مخالفت تھی۔ ہر وقت قاضی صاحب سے ناراض رہتی۔ مگر وہ مجھے کچھ نہیں کہتے تھے۔ انہوں نے یہ کہا کہ میں تو خدا کے فضل سے احمدی ہوگیا ہوں اور اب میں نہیں ہٹ سکتا۔ تمہیں نہیں کہتا کہ تم احمدی ہو جاؤ۔ تمہاری اپنی مرضی ہے۔ مجھے ہر وقت احمدیت کے متعلق اچھی باتیں بتاتے رہتے تھے مگر میں اکثر ان سے ناراض رہتی۔ جب صبح قرآن پاک پڑھتے تو مجھے اس کے معنے بتاتے مسئلہ بھی بتاتے کہ دیکھو قرآن میں یہ لکھا ہے جب سے احمدی ہوئے تھے پانچ وقت نمازیں گھر میں ہی پڑھتے۔ تہجد بھی پڑھتے تھے۔ خدا کے فضل سے بہت ہی دعائیں کرتے۔ میرے لئے بہت ہی دعائیں کرتے

رہتے تھے۔ اس وقت میرے دو بچے چھوٹے چھوٹے تھے۔ میں بہت کمزور تھی پھر ان کی طرف سے بہت غم کرتی تھی۔

رشتے دار اور ملنے والے بھی مخالفت کرتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میری کچھ سہیلیاں میرے گھر آئیں تو میں نے ان کی چائے وغیرہ سے خاطر کی۔ انہوں نے کوئی چیز نہیں کھائی اور کہنے لگیں کہ تو تو مرزائن ہوگئی ہے۔ اس لئے ہم نے تیرے گھر کا کچھ نہیں کھانا۔ جس پر میں بہت روئی اور قاضی صاحب کو کہا کہ دیکھا لوگ کتنا بُرا سمجھتے ہیں وہ ہنس کر کہنے لگے کہ کوئی بات نہیں ایک دن آئے گا کہ وہ خود ہی کھا لیں گے۔

گھر میں اخبار الفضل بھی آنا شروع ہوگیا تھا۔ محترم قاضی صاحب الفضل کو اونچا اونچا پڑھتے تھے اور میں سنتی رہتی تھی۔ آخر ایک دن محترم قاضی صاحب کا نیک نمونہ اور دعائیں رنگ لائیں اور میں نے ان کو کہہ دیا کہ میری بیعت کا خط بھی لکھ دیں۔ یہ 1940ء کی بات ہے۔

(الفضل 17 نومبر 2011ء)

• مکرم طارق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں: روزنامہ الفضل 12 اور 16/ اگست کی اشاعت میں چھپنے والے ایک مضمون بعنوان ''عصر حاضر کی طب کی روشنی میں روزہ کی افادیت'' کے بارے میں ذاتی تجربہ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

خاکسار نے یہ سارا مضمون نماز فجر کے بعد درس کے طور پر قسط وار احباب جماعت کو سنایا۔ درس کے دوسرے دن ہماری جماعت چک 166 مراد ضلع بہاولنگر کے ایک بزرگ کہنے لگے کہ آپ کا کل کا درس سن کر میں نے آج روزہ رکھا ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے پورا کرنے کی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بغیر کسی مشکل کے انہوں نے وہ روزہ مکمل کرلیا اور بعد کے روزے بھی رکھنے شروع کر دیے اور بیماری کی وجہ سے پچھلے 15 سال سے وہ بزرگ روزے نہیں رکھ رہے تھے۔ اسی طرح حلقہ کی ایک اور جماعت چک 141 مراد دورہ پر گیا تو وہاں بھی اس مضمون کا کچھ حصہ سنایا تو ایک بزرگ نے وہ اخبار مانگ لیا اور سارا مضمون مطالعہ کیا۔

• مکرم عبدالحمید طاہر صاحب معلم وقف جدید لکھتے ہیں: گزشتہ چند دنوں سے آپ روزنامہ الفضل کے صفحہ اول پر اخلاق عالیہ و ارشادات عالیہ حضرت رسول کریم ﷺ شائع کر رہے ہیں۔ یہ بہت ہی حسین اضافہ ہے جو آپ نے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک اجر عطا فرمائے۔ آمین۔ کئی سالوں سے خاکسار سوچ رہا تھا کہ محترم ایڈیٹر صاحب کو اس قسم کی تجویز جانی چاہئے۔ لیکن سچ پوچھیے سستی آڑے آتی رہی سو بہت بھلا کیا آپ نے کہ یہ حسین کام کر ہی دیا۔

الفضل کی قدر ایک ہندو کی نظر میں

• مکرم ناظر صاحب دعوت الی اللہ قادیان لکھتے ہیں: چند روز ہوئے بعض غریب جماعتوں کے لئے الفضل مفت جاری کرانے کی تحریک کی گئی تھی۔ اس پر جہاں اپنوں میں سے لجنہ اماء اللہ قادیان نے دو اخبار اور میری اہلیہ سیدہ سیارہ حکمت صاحبہ نے ایک اخبار مفت جاری کرنے کی اطلاع دی ہے وہاں ہندو اصحاب میں سے جناب لالہ سنت رام صاحب رئیس بشناہ تحصیل رنبیر سنگھ ریاست جموں لکھتے ہیں کہ وہ اخبار الفضل کو روزانہ پڑھتے ہیں اور یہ کہ وہ آپ کی تحریک پر مبلغ تین روپے منیجر صاحب الفضل کو بھیج رہے ہیں۔ (جو پہنچ چکے ہیں) تا کہ ان کی طرف سے جماعت ریاسی کے نام اخبار الفضل مفت جاری کر دیا جائے۔ میں لالہ صاحب محترم کا اس فراخ دلی اور قدردانی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ایسا ہی لجنہ اماء اللہ قادیان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے نظارت دعوت الی اللہ کی ضرورت کو پورا کرنے میں میری مدد کی۔ سب سے بڑھ کر صدقہ جاریہ یہ ہے کہ درماندوں کو روحانی غذا پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔

(الفضل 22 فروری 1936ء)

الفضل میں مطبوعہ

حضرت مصلح موعودؓ کے خطبات کا اثر

• ایک صاحب نے اپنے احمدی ہونے سے قبل اپنے ایک احمدی دوست کے نام مندرجہ ذیل خط لکھا:

الفضل اخبار نے میرے دل میں ایک خاص تبدیلی پیدا کر دی ہے خاص کر خلیفہ صاحب کے خطبات بہت مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔ ان سادے مگر مسحور کر دینے والے خطبات کے بغور مطالعہ کے بعد زنگ آلودہ دلوں کی تسخیر یقینی اور لازمی امر ہے۔ اگر آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پرسوں ضرور اس نیک دل اور روشن دماغ کی کرنیں گم گشتہ راہ لوگوں کے لئے ہدایت کا باعث ہوں گی۔ اگر آپ کے پاس بیعت فارم موجود ہوں تو ارسال کر کے ممنون فرمائیں ورنہ مرکز سے منگوانے کی تکلیف گوارا کریں۔

(الفضل 24/ مئی 1936ء صفحہ 3)

• ایک غیر احمدی عالم اور دانشور الفضل کے خریدار تھے ان کے متعلق الفضل لکھتا ہے:

سرشفاعت احمد خان صاحب الہ آباد کئی سال سے الفضل کے مستقل خریدار ہیں حال ہی میں جب ان کی خدمت میں آئندہ سال کے لئے قیمت کی وصولی کا وی پی بھجایا گیا تو خلاف توقع واپس آ گیا۔ اس پر بذریعہ خط انہیں وی پی واپس آنے کی اطلاع دی گئی۔ اس کے جواب میں انہوں نے سالانہ قیمت پندرہ روپے کا چیک بھیجتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔

مکرمی بندہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ والا نامہ جناب صادر ہوا مجھے نہایت افسوس ہے کہ الفضل کا وی پی واپس کر دیا گیا میں بمبئی تھا ابھی آج آیا ہوں اور نوکروں کی بیوقوفی اور غلطی ہے۔ معافی کا خواستگار ہوں۔ بعض الفضل کے مضامین نہایت دلچسپ ہوتے ہیں اور تقریباً تمام پرچہ روز میں پڑھتا ہوں۔

(الفضل 25/ اکتوبر 1940ء صفحہ 2)

• حضرت مصلح موعودؓ نے خطبہ جمعہ 1935ء میں فرمایا: مجھے کل ہی ایک نوجوان کا خط ملا ہے۔ وہ لکھتا ہے میں احراری ہوں میری ابھی اتنی چھوٹی عمر ہے کہ میں اپنے خیالات کا پوری طرح اظہار نہیں کرسکتا۔ اتفاقاً ایک دن ''الفضل'' کا مجھے ایک پرچہ ملا جس میں آپ کا خطبہ درج تھا میں نے اسے پڑھا تو مجھے اتنا شوق پیدا ہوگیا کہ میں نے ایک لائبریری سے لے کر ''الفضل'' باقاعدہ پڑھنا شروع کیا پھر وہ لکھتا ہے خدا کی قسم کھا کر میں کہتا ہوں اگر کوئی احراری آپ کے تین خطبے پڑھ لے تو وہ احراری نہیں رہ سکتا۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ خطبہ ذرا لمبا پڑھا کریں۔ کیونکہ جب آپ کا خطبہ ختم ہوجاتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ دل خالی ہوگیا اور ابھی پیاس نہیں بجھی۔

(خطبات محمود جلد 16 صفحہ 361)

• 1940ء میں غیر مبائعین کے سابق منتظم مہمان خانہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں سیالکوٹ سے لکھا:

آداب کے بعد عرض ہے کہ بندہ کو جناب سید حامد شاہ صاحب مرحوم سیالکوٹ کے خاندان اور حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ سے ہے اور حضرت اقدس کی بیعت کا شرف حاصل ہے۔ ان کے بعد حضرت خلیفہ اول کی بیعت کی اس کے بعد چند ایک وجوہ سے لاہور کی جماعت کے ہاں سلسلہ آمدورفت رہا۔ مگر حضور کی عزت اور احترام بدستور میرے دل میں رہا۔ یہ میرا ایمان ہے کہ کسی جماعت کی تنظیم یا ترقی اس وقت تک نہیں ہوسکتی۔ جب تک کسی خلیفہ یا امیر کے ماتحت نہ ہو اور اس کے حکم کے ماتحت نہ چلے۔ مگر لاہور کی رہائش میں مجھے جو تجربہ ہوا۔ وہ یہ ہے کہ ان لوگوں میں تنظیم نہیں ہے اور وہی وہ اپنے امیر کے ماتحت چلتے ہیں۔ کئی ایک ان میں خودسر ہیں اور حضرت امیر مولوی محمد علی صاحب چشم پوشی فرماتے ہیں۔ دوسرے اخلاقی حالت بھی مصری عبدالرحمٰن صاحب کے لاہور آنے پر درست نہ رہی اور پبلک گفتگو بھی شرافت کی حد سے گر گئی ہے۔

چونکہ حضور کی عزت اور احترام میرے دل میں بہت تھا۔ اس لئے میں برداشت نہ کرسکتا تھا اور اکثر بحث مباحثہ تک نوبت پہنچتی تھی۔ جس سے مجھے قادیانی جاسوس کہنے لگے۔ چونکہ ان ایام میں میری رہائش لاہور احمدیہ بلڈنگ میں تھی اور میں سپرنٹنڈنٹ مہمان خانہ بھی تھا۔ اس لئے حالات زیادہ وضاحت سے معلوم ہوتے رہے جس سے ان لوگوں سے دلبرداشتہ ہوگیا اور حضور کی قدم بوسی کا اشتیاق بڑھتا گیا۔ انہی دنوں جناب میر عبدالسلام صاحب لندن سے سیالکوٹ آئے ہوئے تھے جو کہ میرے ماموں زاد بھائی ہیں اور ہم زلف بھی ہیں۔ انہوں نے مجھے سیالکوٹ کی رہائش کا مشورہ دیا۔ چنانچہ دو سال سے میں سیالکوٹ میں ہوں۔ یہاں اخبار الفضل روزانہ پڑھتا رہا اور جناب ہمشیرہ صاحبہ سیدہ فضیلت بیگم سے تبادلہ خیالات بھی ہوتا رہا جس سے میرے تمام شکوک رفع ہو گئے۔ اب میں حضور سے سابقہ غفلت اور کوتاہیوں کی معافی چاہتا ہوں اور حضور کی بیعت میں داخل ہوتا ہوں اور فارم بیعت پُر کرکے ارسال خدمت کرتا ہوں۔ حضور میری بیعت قبول فرمائیں اور میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے استقامت دے۔

(الفضل 24/ مئی 1940ء)

یہی سلسلہ آج بھی جاری ہے اور حضور کے خطبات براہ راست سننے والوں کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں احمدی اور غیر احمدی الفضل سے ان کو پڑھتے ہیں اور برکت حاصل کرتے ہیں۔

الفضل کا مطالعہ

بہت سی بھٹکی روحوں کی ہدایت کا ذریعہ ہے

الفضل کی صدسالہ جوبلی کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام میں فرمایا:

''الفضل کا کام احباب جماعت کو حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات سے آگاہ کرنا خلیفہ وقت کی آواز ان تک پہنچانا نیز جماعتی ترقی اور روزمرہ کے اہم جماعتی حالات و واقعات سے باخبر رکھنا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات اور ارشادات شائع ہوتے ہیں۔ خلفائے احمدیت کے خطبات وخطابات اور تقاریر وغیرہ شائع ہوتی ہیں اور یہ خلیفہ وقت اور احباب جماعت کے مابین رابطے اور تعلق کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس میں دنیا کے مختلف ممالک سے مراکز کی رپورٹیں چھپتی ہیں۔ جن سے مربیان اور سلسلہ کے مخلصین کی نیک مساعی کا علم ہوتا ہے اور جماعت کی ترقی اور وسعت کا پتہ چلتا ہے۔ الفضل میں مختلف موضوعات پر اہم اور مفید معلوماتی مضامین شائع ہوتے ہیں جو احباب جماعت کی روحانی پیاس بجھاتے ہیں اور ان کی دینی اور اخلاقی اور علمی تعلیم و تربیت کا سامان کرتے ہیں۔ الفضل کا مطالعہ بہت سی بھٹکی روحوں کی ہدایت کا ذریعہ ہے۔''

(روزنامہ الفضل صد سالہ جوبلی نمبر 2013ء صفحہ 2)

ثمرہ خالد۔ جرمنی

الفضل کی کہانی۔ الفضل کی زبانی

''اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہیے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہیے''

(الفضل 31/ دسمبر 1954ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ افکار اور ایک خواب جو الفضل کی شکل میں شرمندۂ تعبیر ہوا۔ میں الفضل ہوں اور آج کل روزنامہ الفضل آن لائن کے نام سے جانا جاتا ہوں۔ میرے بانی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اجازت اور دعاؤں سے خود استخارہ کرتے ہوئے 18/ جون 1913ء بمطابق 12/ رجب 1331ھ بروز بدھ قادیان سے جاری فرمایا۔ میرا نام حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے الفضل رکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے رویا میں بتایا گیا کہ الفضل نام رکھو۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس مبارک انسان کا رکھا ہوا نام ''الفضل'' فضل ہی ثابت ہوا۔

(انوار العلوم جلد 8 صفحہ 371)

میرے اجراء کے لئے ابتدائی سرمایہ حضرت ام ناصر صاحبہ نے اپنے دو زیورات کی صورت میں دیا جن کو بیچ کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کارخیر کا آغاز فرمایا۔ مختلف ادوار میں میری اشاعت ہفتہ میں دو بار اور کبھی تین بار ہوتی رہی۔ بالآخر 8/ مارچ 1935ء کو مجھے روزنامہ بنا دیا گیا۔ قادیان، لاہور اور ربوہ میری اشاعت و ترسیل کے مرکز رہے۔ اگر ان کو اپنے آبائی گھر کہوں تو غلط نہ ہوگا۔ 109 سال کی تاریخ میں مَیں 1935ء، 1984ء، 1990ء، 2005ء اور 2016ء میں حکومتِ پاکستان کی جبری بندش کا نشانہ بنا۔

(روزنامہ الفضل کی 109 سالہ تاریخ پر ایک طائرانہ نظر صفحہ 3 مطبوعہ 26/ جولائی 2022ء)

2016ء کی بندش کے بعد میرا مکرر اجراء 13/ دسمبر 2019ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے ویب سائٹ کا افتتاح کرتے ہوئے کیا۔ میری چند ہزار کی اشاعت کو روکنے والے اس وقت تصور بھی نہ کر سکتے تھے کہ مجھے تین سال کے قلیل عرصہ میں ہی ہاف ملین سے زائد افراد کے فونز اور دیگر ڈیجیٹل گیجٹس کے ذریعے علم کے خزانے بانٹتے ہوئے پائیں گے۔ وہ کیا جانیں کہ جماعت احمدیہ کے لیے کیا جانے والا ہر اندھیرا اپنے اندر روشنی کی بے شمار کرنیں لئے ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ شریروں کے شراروں کو انہیں پر لوٹاتے ہوئے ہمارے لئے خیر کے در وا فرماتا ہے۔

یہ خیر کی راہ میرا (الفضل) کا آن لائن اجراء تھا۔ کہ آج زمانے کی ترقی نے ہر کام کو فون کے ذریعے آسان اور ڈیجیٹل کر دیا ہے ایسے میں اخبار اور کتاب کو ہاتھ میں پکڑ کر پڑھنے والوں کی تعداد برائے نام رہ گئی ہے۔ دوسری جانب فونز میں مختلف ایپس کی شکل میں موجود طاغوتی طاقتیں ہر پیر و جواں کو اپنی جانب کھینچتی ہیں۔ ایسے میں میری آن لائن آمد نے دلوں اور ذہنوں کو اطمینان کی ایک نئی راہ دکھلائی کہ علم کی پیاس بجھانا کس قدر آسان ہوگیا۔

ایک وقت تھا جب اخبار کے دلدادہ ہاکر کی آواز سنتے ہی اخبار وصول کرنے کے لئے دروازے کی طرف لپکتے تھے۔ بعینہٖ آج بھی میرا انتظار کیا جاتا ہے بس فرق اتنا سا ہے کہ کچھ انداز بدل گیا۔

اب مقررہ اوقات پر پابندی سے ایڈیٹر صاحب کی جانب سے بھیجے گئے لنکس کا میسج ہوتا ہے اور اس میسج کی آواز سنتے ہی میرے منتظرین بے اختیار اپنے فونز کی جانب لپکتے ہیں۔ یوں میری ترسیل کا سلسلہ چل نکلتا ہے۔ سب ہی بصد شوق ہاکر کا روپ دھارے میرے لنکس اور پی ڈی ایف اپنے پیاروں کو بھیجنے لگتے ہیں۔ تا علم اور حکمت کے موتی سب ہی اپنی بساط کے مطابق چُن لیں۔ پھر کوئی مجھے اپنے واٹس ایپ سٹیٹس، فیس بک یا انسٹاگرام پوسٹ کی زینت بناتا اور کوئی پرنٹ نکال کر اپنی لائبریری کا حصہ بنا لیتا ہے۔

میری تیاری میں خلیفہ وقت کی دعائیں، ایڈیٹر صاحب اور ان کی ٹیم سمیت 48 سے زائد رضا کار خواتین و مردوں کی عرق ریزی، قلمکاروں کی محنت شاقہ شامل ہے۔ جو مجھے سنوارنے اور ہر جہت سے مفید و دلکش بنانے کے لیے ہمہ وقت مصروفِ عمل ہیں۔

میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس دعا کا اعجاز ہوں:

''اے میرے مولا! اس مشتِ خاک نے ایک کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر۔ میں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی راستہ دکھا۔ لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض کو لاکھوں نہیں کروڑوں تک وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی اسے مفید بنا اس سے بہت سی جانوں کو ہدایت ہو۔''

(الفضل 19/ جون 1913ء)

(روزنامہ الفضل کی 109سالہ تاریخ پر ایک طائرانہ نظر مؤرخہ 26/ جولائی 2022ء صفحہ 5)

رپورٹ: محمود الرحمٰن انور۔ سویٹزرلینڈ

IAAAE کے تحت افریقی ملک برونڈی کا دورہ

خاکسار IAAAE Public Relations کے ماتحت مختلف NGO's کے مدعو کرنے پر تین روزہ دورے پہ (مؤرخہ 28/ نومبر تا 1/ دسمبر 2022ء) افریقہ کے انتہائی پسماندہ ملک برونڈی گیا۔ جہاں مختلف حکومتی اداروں کے ساتھ انسانی حقوق اور ترقیاتی امور پر تبادلہ خیال ہوا۔ انسانی حقوق کی وزارت نے جماعت احمدیہ کے انسانیت کے لئے کئے جانے والے کاموں کو سراہا اور اعزازی شیلڈ بطور تحفہ دی۔

علاوہ ازیں وہاں کے آرچ بشپ سے ملاقات کے دوران جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کرنے اور اسلام کی اصل تعلیمات پر سیر حاصل گفتگو کرنے کا بھی موقع ملا۔ الحمد للہ۔

برونڈی اقوام متحدہ کے دفتر میں انسانی حقوق کے مشیر کے ساتھ گفتگو میں باہمی امور میں تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا گیا۔ وہاں کی NGO یونین نے بھی اپنے ہاں مدعو کیا اور اپنے ادارے میں رکنیت کی دعوت دی۔ ایک اور ادارے کی NGO کی جانب سے اعزازی سند بھی دی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دورہ ہر لحاظ سے کامیاب اور جماعت کے تعارف کے حوالہ سے بہت مفید رہا۔ اللہ تعالیٰ ان کاوشوں کے بہترین نتائج پیدا فرمائے آمین۔

نسیم اختر۔ بریڈفورڈ، یوکے

میری قیمتی روحانی متاع اور دینی علوم کے خزانے الفضل کا گوجرانوالہ سے بریڈفورڈ تک کا سفر

خدا تعالیٰ کے فضل سے مؤرخہ 13/ دسمبر 2022ء کو الفضل آن لائن کو جاری ہوئے تین سال پورے ہو رہے ہیں۔ بظاہر اس قلیل عرصہ میں اس اخبار نے ترقیات کی جو منازل طے کی ہیں۔ وہ محض خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کا ثمرہ اور اعجاز ہے۔ اس مبارک موقع پر میں محترم ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب لکھنے والوں کے قلم میں برکت دے اور وہ تمام کارکنان جو کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کر رہے ہیں۔ ان سب کو بہترین جزاء دے۔ آمین

ادارہ الفضل آن لائن اس تاریخی موقع پر خصوصی نمبر شائع کر رہا ہے اللہ تعالیٰ اس نمبر کی اشاعت ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

میری پیدائش گوجرانوالہ شہر میں ہوئی۔ آج اللہ کے فضل سے زندگی کی 75 بہاریں دیکھ چکی ہوں۔ آج بھی وہ حسین یادیں میرے ذہن میں اچھی طرح نقش ہیں جب میرے والد چوہدری نور داد صاحب مرحوم (سابق معلم وقف جدید) نے الفضل کے ذریعے ہماری تربیت فرمائی۔ آپ کو اخبار الفضل سے ایک خاص عشق اور لگاؤ تھا۔ صبح ہوتے ہی الفضل کے انتظار میں بیٹھ جاتے اور جب اخبار آجاتا تو بہت خوش ہوتے اور اس کو پڑھ کر دلی سکون حاصل ہوتا۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا، والد صاحب کو باقاعدگی سے الفضل کا مطالعہ کرتے ہوئے پایا۔ الفضل کے مطالعہ سے فارغ ہوکر ناشتہ یا کوئی اور کام کرتے۔ آپ کے پاس اہل محلہ اور دیگر احباب جب تشریف لاتے تو ان سب کو بھی ہمیشہ اونچی آواز سے الفضل پڑھ کر سناتے۔ چونکہ ان کا ایک اہم مقصد دعوت الی اللہ تھا جس کے لیے وہ الفضل سے وہ رہنمائی حاصل کرتے تھے۔ غیر از جماعت ملنے والوں سے بھی جب مختلف مسائل پر گفتگو کرتے تو الفضل کے ذریعے ان کو اچھی طرح سمجھاتے۔ ان کے پاس کپڑے کا ایک تھیلا مستقل رہتا تھا جس میں الفضل اور دیگر جماعتی لٹریچر ہمہ وقت موجود رہتا تھا۔

ان دنوں نماز جمعہ پڑھنے کے لیے ہم تانگے پر باغبانپورہ (گوجرانوالہ) کی مسجد میں جایا کرتے تھے۔ بعض دفعہ جب کسی وجہ سے دیر ہوجاتی تو والد صاحب کی ہدایت کے مطابق گھر میں نماز جمعہ پڑھنے کا اہتمام کیا جاتا اور آپ الفضل اخبار میں سے خلیفۃ المسیح کے خطبات میں سے اقتباسات پڑھ کر سناتے۔ الفضل کے مطالعہ کے بعد ان کو ایک صندوق میں محفوظ کر کے رکھتے۔ آپ تمام جلدوں کو ایک ترتیب سے رکھا کرتے تھے تا کہ ضرورت پڑنے پر دقت نہ ہو۔ بعض دفعہ اگر کوئی اخبار لے کر ترتیب سے نہ رکھتا تو اس کو والد صاحب سے ڈانٹ پڑتی کہ میں نے تمام اخبارات ترتیب سے رکھے ہوتے ہیں۔ تم میری ترتیب خراب نہ کیا کرو۔

محترم والد صاحب کی وفات کے بعد والدہ صاحبہ نے وہ صندوق مجھے بھجوا دیا۔ میں اس قیمتی روحانی متاع کے ملنے پر بہت خوش ہوئی۔ آج بھی وہ صندوق میرے پاس محفوظ ہے اور میں اپنے خاندان کی نئی نسل کو الفضل کے پرانے شماروں کا ذخیرہ دکھاتی ہوں۔ جس پر جلی حروف میں لکھا ہے، دینی علوم کا خزانہ، اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ اس روحانی خزانے سے ہمیشہ فیض یاب ہوتے رہیں۔

1961ء میں میری شادی ہوئی تو میں گکھڑ منڈی میں شفٹ ہوگئی۔ بچپن سے الفضل کے مطالعہ کی جو چاٹ لگی تھی وہ یہاں بھی برقرار رہی۔ میرا یہ معمول رہا کہ نہ صرف گھر میں بلکہ ارد گرد سے آنے والی غیر از جماعت خواتین کو بھی الفضل سے اقتباسات پڑھ کر سناتی۔ ابھی میرے بچے چھوٹے چھوٹے تھے۔ میں ان کو بتاتی کہ آج ہم اجلاس کرتے ہیں اور پھر ان کو گروپ میں بٹھا کر جماعتی رسائل اور الفضل میں شائع شدہ اقتباسات پڑھ کر سناتی۔ پھر بڑے ہوکر وہ خود پڑھ کر سنانے لگے۔ اس طرح ان کو بچپن ہی سے تقریر کرنے کا شوق پیدا ہوگیا۔ یہ شوق نسل در نسل بڑھتا چلا گیا اور آج اللہ کے فضل سے میرے خاندان کی تیسری نسل کے بچے تقریری مقابلہ جات میں حصہ لیتے ہیں تو نمایاں پوزیشن حاصل کرتے ہیں۔

1988ء میں میرے میاں مشتاق احمد صاحب مرحوم نے واپڈا سے ریٹائرمنٹ کے بعد ربوہ میں اپنا مکان تعمیر کیا تو ہم وہاں شفٹ ہوگئے۔ میرے میاں نے دوران ملازمت ہی میں کئی سال قبل ربوہ میں زمین خرید لی اور آہستہ آہستہ مکان بنانا شروع کیا اور آخر ان کا بچوں کی تربیت کے لیے ربوہ شفٹ ہونے کا خواب خدا نے پورا کر دکھایا۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ

مرکز سلسلہ میں بھی ہاکر کے ذریعے روزانہ الفضل اخبار مل جاتا تھا۔ بعض دفعہ کسی وجہ سے الفضل لیٹ ہوجاتا تو بہت بے چینی ہوتی۔ چند سال بعد ہم دارالصدر شمالی میں شفٹ ہوگئے۔ میرا معمول تھا کہ روزانہ صبح کی نماز کے بعد سیر ضرور کرتی۔ سیر کے بعد ہاکر آتا اور ہمارے گیٹ پر الفضل لٹکا کر چلا جاتا اور مجھے اس کا مطالعہ کرنے کا موقع مل جاتا۔ میری پوتی عروسہ قمر جو چند سال کی تھی اُس نے میرے معمول کو نوٹ کیا۔ ایک دن الفضل آیا تو میں گھر کے اندر تھی۔ میرے بیٹے نے گیٹ سے وہ الفضل اُٹھالیا اور پڑھنے لگا۔ میری پوتی نے یہ دیکھا تو کہنے لگی کہ بابا! یہ اخبار دادو کا ہے۔ ان کو دے دیں۔ اس طرح الفضل بچوں کے ذہنوں پر بھی نقش قائم کرتا ہے۔

ابھی چند سال گزرے تھے کہ ایک المناک سانحہ ہوگیا۔ اس روحانی نہر کو جبری طور پر بند کر دیا گیا۔ وقتی طور پر دل کو صدمہ تو ہوا لیکن خدا نے جلد ہی ہمارے دُکھی دلوں پر مرہم کے سامان کر دیے۔ کہتے ہیں کہ ایک در بند ہو تو سو در کھل جاتے ہیں۔ 2016ء میں میری بیٹی امۃ المتین نے مجھے اپنے پاس بریڈ فورڈ (یوکے) بلالیا۔ یہاں آکر پیارے آقا سے ملاقات ہوئی۔ پھر نمازوں اور اجلاسات میں جانے سے ایک نئی روحانی زندگی مل گئی۔ قصہ مختصر یہ کہ دیگر بے شمار برکتوں کے ساتھ ساتھ الفضل آن لائن کی برکت بھی نصیب ہوگئی۔ اب میں خدا کے فضل سے گھر بیٹھے الفضل کا مطالعہ کرتی ہوں۔ نئی ٹیکنالوجی کی بدولت ہمارے لیے بے شمار سہولتیں پیدا ہورہی ہیں۔ میں پاکستان میں پہلے پرنٹڈ اخبار پڑھتی تھی۔ پھر لندن آئی تو یہاں خدا نے لیپ ٹاپ کی سہولت دے دی۔ میں اپنے لیپ ٹاپ پر الفضل آن لائن پڑھنے لگی۔ اس کے بعد مزید ترقی یہ ہوئی کہ میں نے اپنے آئی پیڈ پر الفضل پڑھنا شروع کر دیا اور اب اس سے مزید قدم آگے بڑھا تو میں نے اپنے موبائل پر الفضل آن لائن سے استفادہ شروع کر دیا۔ پس یہ سب خدا تعالیٰ کا فضل اور خلافت احمدیہ کی برکت ہے۔ دشمن نے اپنے زعم میں ہمیں اس سے محروم کرنا چاہا لیکن خدا نے ان کے مذموم عزائم کو خاک میں ملا دیا اور آج الفضل آن لائن کے ذریعے اس روحانی نہر کا فیض جاری وساری ہے۔

پس الفضل سے میرا تعلق جو گوجرانوالہ سے شروع ہوا تھا آج بھی قائم ودائم ہے اور ان شاء اللہ یہ تعلق نسل در نسل جاری رہے گا اللہ کرے یہ تعلق ہمیشہ قائم رہے اور ہم خلافت احمدیہ سے جڑے رہیں کیونکہ اسی میں ہماری تمام ترقیات کا راز ہے۔

اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے

بانئ الفضل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔‘‘

(الفضل 31/ دسمبر 1954ء)

نیز فرمایا:

’’اے میرے مولا! لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کا فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔ اس کے سبب سے بہت سی جانوں کو ہدایت ہو۔‘‘

(الفضل 18/ جون 1913ء صفحہ 3)

دعا کا تحفہ

گھر میں داخل ہونے کی دُعا

حضرت ابو مالک اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آدمی گھر میں داخل ہو تو یہ دُعا پڑھے پھر گھر والوں کو سلام کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡٓ اَسۡاَلُكَ خَیۡرَ الۡمَوۡلِجِ وَخَیۡرَ الۡمَخۡرَجِ بِسۡمِ اللّٰہِ وَلَجۡنَا وَبِسۡمِ اللّٰہِ خَرَجۡنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلۡنَا

(سنن أبي داؤد، کتاب الادب، باب ما یقول الرجل إذا دخل بیته)

ترجمہ: اے اللہ! مَیں تجھ سے گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی بھلائی اور خیر طلب کرتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم گھر میں داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم گھر سے نکلے اور اللہ پر جو ہمارا ربّ ہے ہم نے توکل کیا۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 104)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

ایڈیٹر کے نام ایک یادگار خط

ع ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

مکرم نصیر احمد باجوہ ہمبرگ، جرمنی سے تحریر کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم کے ساتھ آپ کی خدمات، دعائیں، عبادتیں اور قربانیاں قبول فرمائے۔ آمین۔ الفضل آن لائن لندن کے اجراء کو 13؍دسمبر 2022ء میں تین سال ہو رہے ہیں۔ الحمدللہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ ادارہ الفضل آن لائن اس مناسبت سے ایک خصوصی اشاعت کا اہتمام کر رہا ہے جو کہ قارئین الفضل کو ایک اضافی علمی روحانی مائدہ تیار شدہ میسر آئے گا۔ جس سے قلب و روح تسکین حاصل کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

الفضل اخبار تو ابتدا سے ہی احمدی گھرانوں کیلئے بہت زیادہ رونق اور برکت کا باعث رہا ہے۔ ربوہ کے ابتدائی ایام کی پیاری پیاری یادوں کا سرمایہ ہمارے اخبار و رسائل بھی ہیں۔

الفضل اخبار کے انتظار میں افراد خانہ کا عجب بے تابی کی سی حالت میں بار بار بیرونی صحن و گیٹ کی طرف جانا اور اخبار حاصل ہونے پر کمال انہماک سے مطالعہ میں مصروف و مشغول ہو جانا اس طرح سے گھر میں جو بھی بڑا، چھوٹا، بہن یا بھائی الفضل حاصل کرتا تو اسی وقت بڑی ہی دلچسپی کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیتا اور آپس میں اوراق بانٹ کر پڑھے جاتے تھے پھر حاصل مطالعہ کا ساتھ ساتھ اظہار بھی کرتے جانا۔

ابتدائی شعور و ہوش کے ایام کی یادوں سے ربوہ گھر میں روزنامہ الفضل ربوہ اور بچوں کیلئے رسالہ ماہنامہ تشحیذالاذہان جس سے اطفال و ناصرات استفادہ کرتے، مجلس خدام الاحمدیہ کا رسالہ ماہنامہ خالد، مجلس انصار اللہ کا رسالہ ماہنامہ انصاراللہ، لجنہ اماء اللہ ممبرات کیلئے ماہنامہ مصباح نیز دیگر جرائد ماہنامہ تحریک جدید، ماہنامہ الفرقان اور ایک سہ ماہی عربی رسالہ شائد البشریٰ سے مستفیض ہونے کی سب چھوٹے بڑوں کو مسلسل سعادت نصیب ہوتی رہی ہے۔ الحمدللہ

روزنامہ الفضل ربوہ سے تو ربوہ گھر میں افراد خانہ ابتدائی ایام سے لیکر الفضل ربوہ کی بندش کے آخری پرچہ (6؍دسمبر 2016ء) تک بڑے ذوق و شوق کے ساتھ اس نعمت سے فیض حاصل کرنے کی حسب استطاعت کوشش کرتے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم اور رحم و احسان سے ہمارے اباجان محترم چوہدری عبدالعزیز باجوہ کو 1934ء میں جب کہ آپ کی عمر کم و بیش 13 سال تھی اس وقت دعاؤں اور نشانات کے ساتھ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت سے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل فرمایا۔ الحمدللہ رب العالمین

حضرت اقدس المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواہش کے احترام میں ہمارے والد صاحب محترم نے ہمیں ابتدا میں ہی مرکز احمدیت ربوہ کے پاکیزہ روحانی ماحول میں ایک مکان خرید کر بسا دیا ہوا تھا جہاں بانی ربوہ دارالہجرت حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعاؤں اور کرماں والی پیاری بستی ربوہ کے خوبصورت پیارے پاکیزہ روحانی نورانی ماحول کی برکت اور احمدیت کے نور سے بے حد و حساب اور بے شمار نعمتیں نصیب ہوئیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

اللہ تعالیٰ الفضل کی معاونت پر مامور تمام معاونین کو دنیا و آخرت کی بے شمار حسنات سے نوازتا رہے۔ آمین اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے باعث نظام خلافت کی برکت سے علمی روحانی مائدہ دنیا بھر میں جاری و ساری رہے۔

تحدیث نعمت کیلئے جرمنی کے اخبارات و رسائل کا ذکر یوں بھی ہے کہ:

جماعت احمدیہ جرمنی کا ماہانہ اخبار احمدیہ، احمدیہ بلیٹن، اطفال الاحمدیہ کا رسالہ گلشن احمد، ناصرات الاحمدیہ کا رسالہ عائشہ، خدام الاحمدیہ کا رسالہ نورالدین، انصاراللہ کا رسالہ الناصر، لجنہ اماءاللہ کا رسالہ خدیجہ اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش اور ہدایت کے احترام میں جاری کردہ رسائل سے واقفین نو لڑکے رسالہ اسماعیل اور لڑکیاں رسالہ مریم سے استفادہ کرتے ہیں۔ نیز بذریعہ سرکلرز و دیگر ذرائع ابلاغ، رسل و رسائل مفید معلومات، ہدایات، پیغامات و اطلاعات آسانی سبھی تک پہنچ رہے ہیں۔ الحمدللہ۔ انسانی زندگی کے ہر دور اور معیار کی روحانی تسکین و تسلی کا لامحدود علمی خزانہ ہر لحہ ہی میسر ہے۔ الحمدللہ العلیم الخبیر۔ ہمارا رب ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین

ایک خواہش ہے کہ الفضل کا آواز نظام بھی جاری ہوتا کہ ہمارے نابینا، ناخواندہ اور بوجۂ ضعیف العمری یا دیگر عوارض کے باعث محروم افراد بھی اس نعمت سے مستفیض ہوں اور ہم سب اس لحاظ سے بھی مل کر بانیٔ الفضل حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس دعائیہ مصرعہ کا وِرد کیا کریں کہ

ع ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

جس عظیم پیاری ہستی نے ہمیں یوں دعائیں دیں کہ

میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو

اللہ تعالیٰ الفضل لندن ان لائن کی اس خصوصی اشاعت کو ہم سب کیلئے اور ہماری نسلوں کیلئے تاقیامت اپنے خاص فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا موجب بنائے۔ آمین

درثمین خان

نوائے سروش

اس مبارک انسان کا رکھا ہوا نام ’’الفضل‘‘، فضل ہی ثابت ہوا

الحمدللہ الفضل آج اپنی زندگی کے 109 ویں سال میں داخل ہو چلاہے۔ یہ دنیا کا واحد اردو روزنامہ ہے جو ’’مختصر جبری تعطل کے سوا‘‘ نہایت باقاعدگی اور آب و تاب کے ساتھ جاری ہے۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ’’الفضل‘‘ اخبار کی داغ بیل ڈالی تھی۔ آپ اس وقت منصب خلافت پر فائز نہ تھے اور اخبار جاری کرنے کے وسائل موجود نہ تھے۔ آپ نے راتوں کو اٹھ اٹھ کر جو دعائیں کیں ان کو خدا تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا۔ اور مبارک وجودوں نے جو مالی وسائل مہیا کرنے کے لئے قربانیاں دیں رنگ لائیں۔

جو ننھی سی کونپل پھوٹی آج ایک تناور درخت بن گیا ہے۔ ساری دنیا اس سے استفادہ کر رہی ہے۔ الفضل کا ہر قاری تہہ دل سے حضرت مصلح موعودؓ کے لئے دعائیں کرتا ہے۔

کہانی کی ابتداء الحکم اور البدر نے کی ان کو حضرت مسیح موعودؑ کے دست و بازو ہونے کا شرف حاصل ہے۔ الفضل انہی کا تسلسل ہے اور خلافت احمدیہ کی تاریخ کا حامل اور امین ہے۔ 18؍جون 1913ء کو منصہ شہود پر آیا اور پھر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اس کو وقف کر دیا اور جماعت کے حوالے کر دیا۔ آپ نے اس میں ایسی روح پھونکی کہ وہ خلافت احمدیہ کی آواز بن گیا۔

الفضل روزنامہ پہلے قادیان سے پھر ربوہ سے باقاعدہ شائع ہوتا رہا اور دنیا بھر میں خریداروں کو بھجوایا جاتا رہا۔ لیکن اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف جو ظالمانہ آرڈیننس جنرل ضیاء نے جاری کیا تھا اس کے نتیجہ میں ’’الفضل‘‘ ربوہ میں رہتے ہوئے اپنا بھر پور رول ادا نہیں کرسکتا۔

اور اس کی راہ میں سینکڑوں مشکلات ایسی ہیں جنہیں اس ظالمانہ آرڈیننس کے ہوتے ہوئے حل نہیں کیا جاسکتا۔

بیرون پاکستان رہنے والے احمدی حضرات کو قارئین الفضل کے بھر پور رول کے ادا نہ کر سکنے کی وجہ سے علمی اور روحانی پیاس کا احساس ایک عرصہ سے تھا۔

چنانچہ 1994ء میں اخبار الفضل کے ہفتہ وار ایڈیشن ’’الفضل انٹرنیشنل‘‘ کا لندن سے باقاعدہ اجراء ہوا۔ اسی طرح 13؍اکتوبر 2002ء سے الفضل انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہونا شروع ہوا۔ روزنامہ الفضل کے 106 سال پورے ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13؍دسمبر 2019ء کو ’’الفضل لندن آن لائن ایڈیشن‘‘ کی ویب سائٹ Alfazalonline.org کے آغاز کے ساتھ ’’روزنامہ الفضل لندن آن لائن‘‘ کے اجراء کا بھی اعلان فرمایا۔

آفیشل ویب سائٹ کے علاوہ سوشل میڈیا جیسے Twitter، ڈاؤن ایبل اور پرنٹ کی سہولت کے ساتھ پی ڈی ایف ایمج فائل اور Android app پر بھی موجود ہونے کی وجہ سے اس روحانی مائدہ سے پوری دنیا کے لاکھوں پڑھنے والے قارئین فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

اس لحاظ سے الفضل کے قارئین تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور یہ روحانی نہر تمام دنیا کو سیراب کرتی ہے۔

الفضل نے خلفاء کے ذریعے جو آسمانی مائدہ اترا، محفوظ کیا اور کر رہا ہے۔ مختلف علوم، حق و صداقت کے دلائل، تاریخ و اشاعت احمدیت کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور پھر شہادتوں اور اذیتوں کی داستانیں اس میں رقم ہیں۔ گویا اس میں خوشیوں اور غموں کا ایک امتزاج نظر آتا ہے۔ الفضل جماعت احمدیہ کی عظمت و کردار کی داستان ہے اس کے ذریعہ ساری جماعت ایک جسد واحد کی طرح ہے۔

خلافت کی راہنمائی اسے ہمیشہ حاصل رہی ہے اور ہوتی رہے گی خدا کا خلیفہ اس کا باغبان اور خدا خود ہی اس کا نگہبان ہے۔ اس لئے اس کا جاری رہنا بھی ایک نشان ہے۔

ایک دعا اور ایک عزم

بانیٔ الفضل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے الفضل کو ایک دعا دیتے ہوئے اپنی خواہش اور عزم کا یوں اظہار فرمایا:

’’اے میرے مولیٰ! لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔ اس کے سبب سے بہت سی جانوں کو ہدایت ہو۔‘‘

(الفضل 18؍جون 1913ء)

حضرت خلیفۃ المسیح کی کسی خواہش اور عزم کو عملی جامہ پہنانا ہر فردِ جماعت کی اہم ذمہ داری ہے۔ الفضل آن لائن کے پہلے تین سالوں میں حضرت مصلح موعودؓ کی خواہش کا نصف یعنی پانچ لاکھ بفضلہ تعالیٰ حاصل ہو چکا ہے۔ الفضل آن لائن کے چوتھے سال کے آغاز پر یہ عزم صمیم باندھنے کی ضرورت ہے کہ اول 5 لاکھ (ہاف ملین) کی تعداد کو نہ صرف برقرار رکھنا ہے بلکہ اسے ایک کروڑ تک پہنچانے کے لیے کمر ہمت باندھنی ہے۔ اس کے لیے درج ذیل ذرائع اختیار کیے جا سکتے ہیں:

1. ہم میں سے ہر ایک اسے دنیا بھر میں پھیلے اپنے عزیز و اقارب، حلقہ احباب اور لواحقین کو روزانہ کی بنیاد پر الفضل بھجوائے۔
2. اپنے واٹس ایپ اور دیگر Apps کے اسٹیٹس پر روزانہ کی بنیاد پر الفضل کو چسپاں کرے۔
3. اپنے انسٹاگرام، فیس بک اور ٹویٹرز پر الفضل کو ٹویٹ کرے۔
4. اپنی نجی محفلوں اور ملاقاتوں میں اپنے دوستوں و عزیزوں سے الفضل آن لائن کے حوالے سے گفتگو کرے۔
5. اس Hand Bill کو واٹس ایپ اور دیگر ذرائع سے کثرت سے بھجوائے۔
6. اس ٹارگٹ کے حصول کے لیے دعائیں بھی کثرت سے کرے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کی درخواست کی جائے۔

ابوسعید۔ ایڈیٹر الفضل آن لائن

منزہ سلیم۔ جرمنی

تائید اسلام کے لئے ایک لفظ، ایک شعر بھی موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بیش قیمت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:

خصوصیات سلسلہ کے لحاظ سے یہاں کے اخباروں میں سے دو اخبار الفضل و مصباح کا مطالعہ ضروری ہے۔ اس سے نظام سلسلہ کا علم ہو گا۔ بعض لوگ اس وجہ سے ان اخباروں کو نہیں پڑھتے کہ ان کے نزدیک ان میں بڑے مشکل اور اونچے مضامین ہوتے ہیں ان کے سمجھنے کی قابلیت ان کے خیال میں ان میں نہیں ہوتی اور بعض کے نزدیک ان میں ایسے چھوٹے اور معمولی مضامین ہوتے ہیں وہ اسے پڑھنا فضول خیال کرتے ہیں۔ یہ دونوں خیالات غلط ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو کبھی کوئی لائق استاد بھی ملا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے ایک بچے سے زیادہ کوئی نہیں ملا۔

اس نے مجھے ایسی نصیحت کی کہ جس کے خیال سے میں اب بھی کانپ جاتا ہوں۔ اس بچے کو بارش اور کیچڑ میں دوڑتے ہوئے دیکھ کر میں نے اسے کہا۔ میاں کہیں پھسل نہ جانا۔ اس نے جواب دیا۔ امام صاحب! میرے پھسلنے کی فکر نہ کریں اگر میں پھسلا تو اس سے صرف میرے کپڑے ہی آلودہ ہوں گے مگر دیکھیں کہ کہیں آپ نہ پھسل جائیں آپ کے پھسلنے سے ساری امت پھسل جائے گی۔ پس تکبر مت کرو اور اپنے علم کی بڑائی میں رسائل اور اخبار کو معمولی نہ سمجھو۔ قوم میں وحدت پیدا کرنے کے لئے ایک خیال بنانے کے لئے ایک قسم کے رسائل کا پڑھنا ضروری ہے۔

(مستورات سے خطاب، انوار العلوم جلد 11 صفحہ 66-67)

رسالہ ’’انصار الدین‘‘ یوکے ستمبر و اکتوبر 2013ء میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن کی ایک تقریر بعنوان ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جذبۂ خدمتِ اسلام‘‘ شامل اشاعت ہے۔

حضرت مسیح پاکؑ نے اپنی بیعت کی شرائط میں اس بات کو بطور خاص شامل کیا کہ ہر بیعت کنندہ اس بات کا عہد کرے کہ وہ ’’دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔‘‘

اسی کا اظہار ایک فارسی شعر میں یوں فرمایا:

(ترجمہ) دشمنانِ دین کی کثرت اور دینِ احمد کے مددگاروں کی قلت، یہ دو فکریں ہیں جنہوں نے ہمارے دل و دماغ کو گداز کر دیا ہے۔

؎ میرے آنسو اس غمِ دلسوز سے تھمتے نہیں
دیں کا گھر ویران ہے دنیا کے ہیں عالی منار
دن چڑھا ہے دشمنان دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بے قرار

نیز فرمایا: ؎

دیکھ سکتا ہی نہیں مَیں ضعفِ دینِ مصطفیٰؐ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں! کامیاب و کامگار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’میں اُس مولیٰ کریم کا اِس وجہ سے بھی شکر کرتا ہوں کہ اُس نے ایمانی جوش اسلام کی اشاعت میں مجھ کو اِس قدر بخشا ہے کہ اگر اِس راہ میں مجھے اپنی جان بھی فدا کرنی پڑے تو میرے پر یہ کام بفضلہٖ تعالیٰ کچھ بھاری نہیں ... اُسی کے فضل سے مجھ کو یہ عاشقانہ روح ملی ہے کہ دکھ اٹھا کر بھی اُس کے دین کے لیے خدمت بجالاؤں اور اسلامی مہمات کو بشوق و صدق تمام تر انجام دوں۔ اِس کام پر اُس نے آپ مجھے مامور کیا ہے اب کسی کے کہنے سے مَیں رُک نہیں سکتا۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 35) حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹیؓ فرماتے ہیں کہ کوئی دوست کوئی خدمت کرے۔ کوئی شعر بنالائے کوئی شعر تائید حق پر لکھے آپؑ بڑی قدر کرتے ہیں اور بہت ہی خوش ہوتے ہیں اور بارہا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی تائید دین کے لیے ایک لفظ نکال کر ہمیں دے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے۔

روزنامہ الفضل 26/ دسمبر 1958ء میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے ایک مضمون ’’سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے‘‘ میں آپؓ فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منشاء یہ ہے کہ یہ زمانہ اپنے وقتی تقاضوں اور پیش آمدہ حالات اور مخالفوں کے رویہ کے مطابق تلوار کے جہاد کا زمانہ نہیں ہے بلکہ قلم کے جہاد کا زمانہ ہے۔ جب کہ مخالفین اسلام کی طرف سے اسلام کے خلاف معاندانہ لٹریچر کے ذریعہ بے پناہ حملے کئے جارہے ہیں۔ ایسے وقت میں اصل جہاد قلم کا جہاد ہے تا کہ قلم کے ذریعہ غیر مسلموں کے اعتراضوں کا ایسا دندان شکن جواب دیا جائے کہ ان کے قلموں اور ان کی زبانوں کی گولہ باری پر موت وارد ہو جائے اور یہی رستہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدائی منشاء کے ماتحت اختیار کیا۔

قرآن کریم میں

اِقۡرَاۡ وَرَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ﴿۵﴾

(العلق: 4-5)

یعنی اے رسول! لوگوں تک ہمارا نام اور ہمارا پیغام پہنچا۔ کیونکہ تیرا رب تمام بزرگیوں کا مالک ہے۔ ہاں وہی آسمانی آقا جس نے قلم کے ذریعہ علم کی اشاعت کا سامان پیدا کیا ہے۔

پس قلم علم کی اشاعت اور حق کی تبلیغ کا سب سے بڑا اور سب سے اہم اور سب سے مؤثر ترین ذریعہ ہے اور زبان کے مقابلہ پر قلم کو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ اس کا حلقہ نہایت وسیع اور اس کا نتیجہ بہت لمبا بلکہ عملاً دائمی ہوتا ہے۔ زبان کی بات عام طور پر منہ سے نکل کر ہوا میں گم ہو جاتی ہے سوائے اس کے کہ اسے قلم کے ذریعہ محفوظ کرلیا جائے۔ مگر قلم دنیا بھر کی وسعت اور ہمیشگی کا پیغام لے کر آتی ہے اور پریس کی ایجاد نے تو قلم کو وہ عالمگیر پھیلاؤ اور وہ دوام عطا کر دیا ہے جس کی اس زمانہ میں کوئی نظیر نہیں کیونکہ قلم کا لکھا ہوا گویا پتھر کی لکیر ہوتا ہے جسے کوئی چیز مٹا نہیں سکتی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (الفضل آن لائن ایڈیشن کے آغاز کے موقع پہ):

’’اس وقت میں ایک تو یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ روزنامہ الفضل کی ویب سائٹ انہوں نے شروع کی ہے اور اس کے بارے میں اعلان کروں گا... الفضل کے 106 سال پورے ہونے پر لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا آغاز ہو رہا ہے اور یہ اخبار روزنامہ الفضل آج سے 106 سال پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اجازت اور دعاؤں کے ساتھ 18/ جون 1913ء کو شروع فرمایا تھا۔ قیامِ پاکستان کے بعد کچھ عرصہ لاہور سے شائع ہوتا رہا۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں یہ ربوہ سے نکلنا شروع ہوا۔ اس قدیم اردو روزنامہ اخبار کا لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا مؤرخہ 13/ دسمبر 2019ء سے آغاز ہو رہا ہے۔ آج ان شاء اللہ تعالیٰ آغاز ہو جائے گا جو بذریعہ انٹرنیٹ دنیا بھر میں ہر جگہ بڑی آسانی کے ساتھ دستیاب ہو گا۔ اس کی ویب سائٹ Alfazlonline.org تیار ہو چکی ہے اور پہلا شمارہ بھی اس پر دستیاب ہے۔ یہاں ہماری آئی ٹی کی جو مرکزی ٹیم ہے انہوں نے اس کے لیے بڑا کام کیا ہے۔

(خطبہ جمعہ مؤرخہ 13/ دسمبر 2019ء)

(بحوالہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن 2/ جنوری 2020ء)

معاشرے ترقی، تربیت و اصلاح کا انحصار زیادہ تر اخبار پر ہوتا ہے۔ اگر اخبار افراد جماعت کی اصلاح کے لئے بہترین و انواع و اقسام کے نوادرات سے لبریز روحانی سیرابی کا باعث ہو تو اس جماعت کی اخلاقی و روحانی ترقی ناگزیر ہے

ہر وہ تحریر جو انسانی خیال کو خدا کی محبت کی طرف مائل کرے وہ سب کو بہت پسند ہوتی ہے جو کہ عشق الٰہی میں ڈوبی ہوئی، روحانی پیاس کو بجھانے والی اور قاری کا تعلق خالق سے جوڑنے والی ہو اور لقائے الٰہی کے سہل راستوں کی طرف رہنمائی، اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کے تحت کرنے والی ہو۔

الفضل اخبار خدا کے فضل سے ایسی بے شمار تحریروں سے مزین ہوتا ہے۔ جس میں قرآن کریم کے ارشادات، احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رشحات قلم سے، فرمان خلیفہ اور اچھے تحقیقی مضامین، دنیا بھر سے جماعتی ترقی کی رپورٹس اور وارے چھاؤں چھاؤں شخص! تیری عمر ہو دراز، کے تحت حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جات کی رپورٹ جس کو پڑھ کر اپنے پیارے آقا کی قدم قدم پہ چھوٹی چھوٹی پرحکمت نصائح سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جات کی مفصل رپورٹس جو کہ قارئین کو ساتھ ساتھ مہیا ہوتی رہتی ہیں۔ پڑھ کر لگتا ہے ہم بھی شریک سفر ہیں۔ خطبہ جمعہ کا خلاصہ اور خطبہ جمعہ کا پورا متن بھی قارئین کے استفادہ کے لئے مہیا ہوتا ہے۔

سو سالہ الفضل کا خلاصہ جو شروع کیا گیا ہے وہ بھی بہت دلچسپ اور ازدیاد ایمان کا باعث ہے دیئے گئے لنک پہ پورا الفضل پڑھا جاسکتا ہے اور جیسا کہ ایڈیٹر صاحب نے لکھا ہے کہ اس کے قارئین کی تعداد پانچ لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

حدیقۃ النساء ایک اچھا اضافہ ہے۔ صدف علیم صدیقی صاحبہ ما شاءاللہ اچھی لکھاری ہیں۔ یہاں پہ امۃ الباری ناصر صاحبہ بھی خصوصی دعاؤں کی مستحق ہیں۔ کسی موضوع پہ الفضل میں سے کچھ ڈھونڈنے کے لئے بیٹھیں، پیاری امۃ الباری آپا کا مضمون سامنے آجاتا ہے۔ ماشاء اللہ ان کو اللہ تعالیٰ نے قلمی میدان میں گراں قدر خدمات کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کی یہ خدمت ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔

سب نام تو نہیں لکھے جاسکتے البتہ صفیہ بشیر سامی صاحبہ، طاہرہ زرتشت صاحبہ اور درثمین احمد صاحبہ اور مبارکہ شاہین صاحبہ، عائشہ چوہدری صاحبہ

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

کی تحاریر الفضل کی زینت بنتی رہتی ہیں۔ کئی گران قدر مربیان کرام کے تحقیقی اور بہترین و معیاری مضامین، اُن لکھنے والوں کی اعلیٰ صلاحیتوں اور عمدہ دینی ذوق کا منہ بولتا ثبوت ہوتے ہیں۔ اللہ کرے زورِ رقم اور زیادہ تین سال کے مختصر عرصے میں الفضل آن لائن خدا کے فضل، پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی دعاؤں اور ایڈیٹر صاحب کی انتھک و مسلسل محنت اور جانفشانی اور ذاتی دلچسپی (یہاں ایڈیٹر صاحب کی، ازراہ شفقت، نو آموز لکھاریوں سے ذاتی طور پہ رابطہ کر کے ان کی رہنمائی کرنا اور ان کو تحریر کے رموز و اوقاف سمجھانا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا مراد ہے۔) کی وجہ سے شہرت کی بلندی حاصل کرنے کو ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

الفضل کی محض للہ رضا کار ٹیم جو کہ دنیا کے مختلف حصوں میں ہونے کے باوجود دن رات جہدِ مسلسل میں مصروف ہے۔ وہ بھی دعا کے مستحق ہیں علاوہ ازیں لکھاری حضرات و خواتین اور شاعر و شاعرات بھی شکریہ کے مستحق ہیں جن کے عمدہ کلام، الفضل کی تزئین و آرائش کا باعث ہوتے ہیں۔ ان سب کی اجتماعی کوشش سے اتنا خوبصورت اور معیاری، دیدہ زیب، مختلف قسم کے علمی و دینی نوادرات سے بھرپور گلدستہ گھر بیٹھے ہمیں میسر آجاتا ہے۔ مذکورہ بالا سب خوش قسمت احباب و خواتین جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جہاد بالقلم کے کارِ خیر میں بھرپور حصہ ڈال رہے ہیں وہ سب مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے متعلق بہترین معیار کے عمدہ مضامین بہت محنت سے پیش کئے جاتے ہیں۔ یورپ میں نماز فجر سے قبل رات کے تیسرے پہر، یہ روحانی مائدہ روزانہ الفضل آن لائن کی صورت میں سب کے لئے مہیا کر دیا جاتا ہے۔

ایڈیٹر صاحب کے علم و آگہی اور حساسیت کی عکاس تحریروں پہ مشتمل بہترین و باکمال اور دلچسپ اداریے بھی خالص علمی انداز میں، فکر انگیز، متنوع اور دینی معلومات کا خزانہ لئے ہوئے ہوتے ہیں۔

ایڈیٹر صاحب اور ان کی ساری ٹیم کے احباب و خواتین جہاد بالقلم میں حصہ لینے والے، ڈھیروں شکریہ اور دلی مبارکباد کے مستحق ہیں جن کی رات دن کی انتھک محنت کے باعث اتنا خوبصورت اور معیاری اخبار دنیا کے ہر کونے میں آن لائن مہیا کر دیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اس کارِ خیر کی انجام دہی اور کوششوں کے لئے اجرِ عظیم عطا فرمائے اور سب کی صلاحیتوں میں اور نکھار پیدا فرمائے، ان کو مزید قوت و فراست سے لیس کرے۔ آمین ثم آمین

سب مضامین بہت عمدہ، حقائق پہ مبنی، اور علم کے متلاشی قارئین کی روحانی پیاس بجھانے کا بہترین ذریعہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی سب کاوشات کو قبول فرمائے اور عوام الناس کی اصلاح کا جو بیڑا سلطان القلمؑ کے ارشاد پہ لبیک کہتے ہوئے، پیارے حضور کی رہنمائی میں ایڈیٹر صاحب نے اٹھایا ہے اس میں اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے اور اخبار کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین ثم آمین

اختتام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان الفاظ پہ کروں گی:

پس اے عزیزو اور اے دوستو! اپنے فرض کو پہچانو اور سلطان القلم کی جماعت میں ہو کر اسلام کی قلمی خدمت میں وہ جوہر دکھاؤ کہ اسلاف کی تلواریں تمہاری قلموں پر فخر کریں۔ تمہارے سینوں میں اب بھی سعد بن ابی وقاص اور خالد بن ولید اور عمرو بن عاص اور دیگر صحابہ کرام اور قاسم اور قتیبہ اور طارق اور دوسرے فدایانِ اسلام کی روحیں باہر آنے کے لئے تڑپ رہی ہیں۔ انہیں رستہ دو کہ جس طرح وہ قرونِ اولیٰ میں تلوار کے دھنی بنے اور ایک عالم کی آنکھوں کو اپنے کارناموں سے خیرہ کیا۔ اسی طرح وہ تمہارے اندر سے ہو کر (کیونکہ خدا اب بھی انہی قدرتوں کا مالک ہے) قلم کے جوہر دکھائیں اور دنیا کی کایا پلٹ دیں۔

پس اے احمدی نوجوانو! آؤ! اور اس چمنستان کی وادیوں میں گھوم کر دنیا کو نئے علوم سے شناسا کرو۔ آؤ! اور اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کی تعمیر میں حصہ لے کر اقوامِ عالم کو علم و عرفان کے وہ خزانے عطا کرو کہ حجاز اور بغداد اور قرطبہ اور قدس اور مصر کی یادگاریں زندہ ہو جائیں۔ تا دنیا تم پر فخر کرے اور آسمان تم پر رحمت کی بارشیں برسائے اور آنے والی نسلیں تمہاری یاد سے امنگ اور ولولہ حاصل کریں۔ اے کاش! کہ ایسا ہی ہو۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

(محررہ 18/ دسمبر 1958ء)

(روزنامہ الفضل ربوہ 26/ دسمبر 1958ء)

فقہی کارنر

اسلام نے متعہ کو رواج نہیں دیا

عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

نادان عیسائیوں کو معلوم نہیں کہ اسلام نے متعہ کو رواج نہیں دیا بلکہ جہاں تک ممکن تھا اس کو دنیا میں سے گھٹایا۔ اسلام سے پہلے نہ صرف عرب میں بلکہ دنیا کی اکثر قوموں میں متعہ کی رسم تھی یعنی یہ ایک وقت خاص تک نکاح کرنا پھر طلاق دے دینا اور اس رسم کے پھیلانے والے اسباب میں سے ایک یہ بھی سبب تھا کہ جو لوگ لشکروں میں منسلک ہو کر دوسرے ملکوں میں جاتے تھے یا بطریق تجارت ایک مدت تک دوسرے ملک میں رہتے تھے۔ ان کو مؤقت نکاح یعنی متعہ کی ضرورت پڑتی تھی اور کبھی یہ بھی باعث ہوتا کہ غیر ملک کی عورتیں پہلے سے بتلا دیتی تھیں کہ وہ ساتھ جانے پر راضی نہیں اس لئے اسی نیت سے نکاح ہوتا تھا کہ فلاں تاریخ طلاق دی جائے گی۔ پس یہ سچ ہے کہ ایک دفعہ یا دو دفعہ اس قدیم رسم پر بعض مسلمانوں نے بھی عمل کیا۔ مگر وحی اور الہام سے نہیں بلکہ جو قوم میں پرانی رسم تھی معمولی طور پر عمل ہو گیا لیکن متعہ میں بجز اس کے اور کوئی بات نہیں کہ وہ ایک تاریخ مقرر تک نکاح ہوتا ہے **اور وحی الٰہی نے آخر اس کو حرام کر دیا۔**

(نور القرآن 2، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 450)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

سلطان نصیر بننے کا طریق

ایک دوست نے حضور انور سے سوال کیا کہ ہم کس طرح حضور کے سلطان نصیر بن سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ’’اگر آپ ان خطابات کو صحیح رنگ میں سنیں گے تو آپ کو وہیں جواب بھی مل جائے گا کہ کس طرح آپ خلافت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے سلطانِ نصیر بن سکتے ہیں۔‘‘

(This Week with Huzoor مؤرخہ 12/ اگست 2022ء
مطبوعہ الفضل آن لائن 15/ نومبر 2022ء)

مرسلہ: ابو اثمار اٹھوال

طلوع وغروب آفتاب

13/ دسمبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:28	17:40
مدینہ منورہ		05:33	17:35
قادیان		05:52	17:25
ربوہ		05:32	17:05
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:29	15:55